

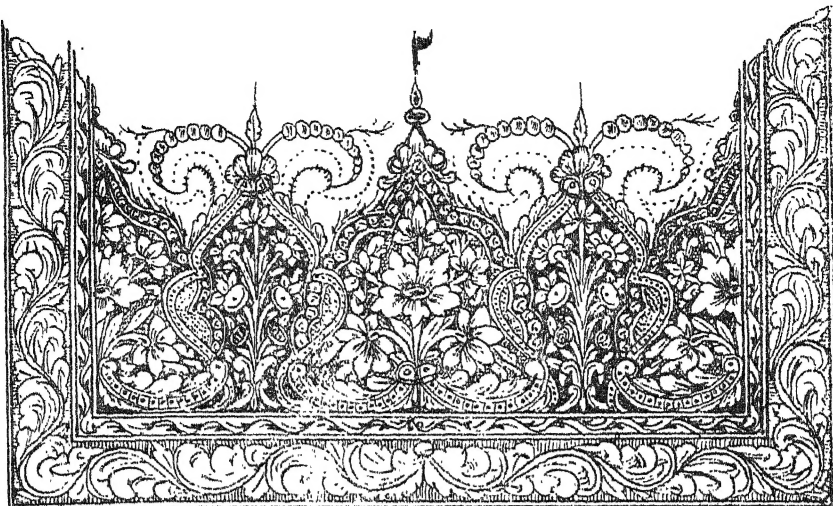
وَتَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ حَسْبُهُ

از این آیه و بسیار غایتی که در این آیه در بر داشته و بخوبی در این رساله مضمین شده



فَرَسَ بَشِيرٌ أَقْبَرُ مِنْ بَشِيرَةٍ وَفِيهَا جَنَابُ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقُدُّوسِ سَكَنَ دُرُورُ خَطِّهِ لَمَّا تَمَّ سَمْعُ الْإِنْسَانِ فَاتَّيَبَتْ

مَطْبَعُ دَرِيٍّ مَصْطَفَى مَطْبَعُ دَرِيٍّ
دَرِيٍّ مَطْبَعُ دَرِيٍّ مَطْبَعُ دَرِيٍّ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم خداوند کریم کا شکر دل سے ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
 بیعت فرمایا۔ اونسے دوست کا دوست دشمن کا دشمن بنا یا ۵
 ہر دم ہزار لعنت دادا انم برجان آن کسی کہ عدو محمدست
 اور دل پر محبت کا وہ نقش کندہ کیا جس سے سوائے ذکر نبوی کسی کا ذکر بھاتا
 نہیں۔ بجز سیر کے کوئی نہ کو خوش آتا نہیں۔ سنکر کا دخل و معقولات لا حول
 ولا قوۃ ہی جی میں آتا ہے کہ موندہ فوج لیجیے۔ یا سامنے سے اوٹھا لیجیے۔ ہم اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوت با سعادت و علیہ جلیۃ و معجزات باہرات کا بیان کرتے
 ہیں۔ تمکو کیا نہ ہم تمکو بلا تے نہ یہ کہتے کہ آپ کا ذکر سنو۔ بھڑناحق کیون
 ستائے ہو۔ ذاکرین کو کبھی فاسق کبھی مبتدع ٹھہراتے ہو ۵
 کارجامی عشق نوحہ بانست ہر سوا در پے انکارا واد بخبان کار خوش
 وقت کا تقصی تو یہ تھا کہ تم بھی مسلمانوں میں شریک ہو کے آپ کے فضائل
 و کمالات و اہم معجزات کو سنتے۔ خیر اگر اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہتے چپ ہوتے

متاع الخیر یعنی۔ اگر ہم شرف ملازمت سے مشرف نہوے تو کیا اس سے بھی گئے
 گزرے کہ آپ کے ذکر سے دل غمگین کو تسکین دیں۔ ذکر ولادت باسعادت
 سے خداوند کریم کا شکر ادا کریں۔ اسکو ہر شخص حسین سمجھتا ہاں
 وہ لوگ جانتے ہیں جن کے دل نے کچھ جوٹ کھائی ہو۔ ۵
 ملس قند و پروانہ آتش گزیدہ ہوس و دیگر عاشقی و دیگر ست
 چند سال سے فرقہ مبتدعہ و ہابیہ کے نئے پودھے انکار کو اپنے نشوونما کا
 سبب سمجھتے ہیں۔ جسے دیکھتے وہی تباہی اقوال جمع کر کے ایک سالہ
 نئی گزشت کا طیار کرتا ہو۔ جو جو اعتراض سوار جواب باصواب کے پامال ہو رہا
 ہیں ہر چہر کے نئی شکل سے پیش کیے جاتے ہیں۔ حالانکہ اسی ضرورت ہی کا نتیجہ
 ۵ ایک سرور انصاف کیلئے از عین ہر
 بند چون می نشو و نیرو وہ قیل و قال بیت
 کٹھن ملاؤں نے جو کچھ ہرزہ گوئیوں کی ہیں مجھے اونسے زیادہ شکایت نہیں۔
 اونکا تو یہی کام تھا۔ اگر وہ خرافات لکھ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ نہ کرے تو کیا کرتے۔
 ان لوگوں نے جو کچھ لکھا اپنے فرائض منصبی کو پورا پورا ادا کیا۔ مجھے شکایت
 ایسے گروہ سے ہو جو عقل فراست و فہم و کیا ست مال دولت جاہ و ثروت رکھتے ہیں۔ ۵
 ہر آن بلا کہ رسد از بدان رسد بہتہ ا
 ز نیکو نیست مرا ہر بلا کہ گروہ ست
 اس نہر سے بعض حضرات نے ایک رسالہ لکھا ہے جسے مرآۃ السنۃ کہتے ہیں۔
 قبح مجلس المولود یہ کہتے ہیں۔ واہ کیا کہنا ہے اس نام پر ٹوکروں اور تبرا ہے۔
 تمانت بھی راگ بوجھا گیا۔ تناسب لفظی و معنوی نہ دیدہ ہو نہ شنیدہ۔ کہیں
 کسی کی نظر نہ لگ جائے۔ مرآۃ السنۃ کو رویت قبح سے کیا تعلق۔ رسالہ
 میں تائید کلام کے لیے جو اقوال لکھے گئے ہیں وہ بھی تجرذاتی و بلند نظری
 دلیل قوی ہیں۔ اس لیے کہ کہیں ایسے لوگوں کا کلام نقل کیا گیا ہے جنہیں ہم ہم

و عمر کے برابر سمجھتے ہیں۔ کہیں ایسی عبارت منقول ہوئی ہو جس کے قائل کا نام یا
 اوس کتاب کا نام جس سے وہ عبارت منقول ہوئی ہو عدا یا صلحتنا چھپایا گیا ہو۔
 طرفہ یہ ہو کہ باوہی النظر میں بھی وہ کسی مستند عالم کا قول نہیں پایا جاتا۔ اس کے
 کہ سارے جہان کی رکاکٹ اور ٹھٹھ جی اوس میں ہے۔ کہیں جھوٹ موٹ کوی انکار یا
 اور کسی مشہور عالم کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔ مگر کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔
 تانا ناظرین کو دھوکا ہوا شک میں پڑ جائیں۔ کہیں ادھوری عبارت لالچ اور
 الصلوٰۃ کے طور پر نقل کی گئی۔ کہیں اپنی طرف سے کتا کا نام گرٹھ کے لکھا
 گیا ہو۔ ہاں کہیں کہیں ایسے علمائے نامی گرامی کا کلام بھی نقل ہوا ہو۔ جو اس
 کے قابل ہو۔ مگر وہ کلام یا خلاف مدعا کے مخاطب ہو۔ یا حضرت نے
 اس سے بے سمجھے ہوئے لکھا ہو۔ یا مطلب اس کا کچھ اور ہی سمجھا ہو۔ چنانچہ
 ان امور کا بیان اور ثبوت اچھی طرح اپنے اپنے مواقع پر کیا جائیگا۔
 ہر کس کہ عیب خویش بینہ چشم خویش و حیرت کہ دیدہ بینا چہ مے کند
 طرفہ یہ ہو کہ ایسے واہی تباہی اقوال پر اس قدر انچھڑے کہ اکابر محدثین کی
 نسبت جو کچھ جی میں آیا کہ لڑے۔ کوئی محدث فقہ دلی نہوگا جسکو بتع نہ بنایا ہو۔
 کوئی مسلمان دین دار متقی نہ چھوٹا ہوگا جسکا دل سخت گوئی سے نہ دکھایا ہو۔
 جز غش کبھی اوس سے رویت نہ سنی جز لغو کسی وقت حکایت نہ سنی
 تھا میر عجب فقیر صابر شاکر ہمنے اوس سے کبھی شکایت نہ سنی
 سوالات جوابات ایک سے ایک خوب صورت نظر آتے ہیں۔ واہ کیا کہنا ہو
 قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود ہی سائل اور آپ ہی مجیب ہیں۔ من مانے
 سوال کیے جو کچھ اقوال معاصرین وغیرہ معاصرین قاصرین کے نظر آئے اونکو جو ہمیں
 لکھ دیا۔ خیر ایک رسالہ تو ہو گیا۔ متاع الخیر کے زمرے میں اسم نویسی تو ہو گئی۔

مسلمان کھلا کے جن لوگوں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منقصدت کی یا انکے
 ذکرِ مبارک کے پیچھے پڑے مین نے اونھیں بھولتے پھلتے نہ دیکھا۔ ۵

ہر صبر تو اید از ظلماتِ غم این ز بیا کی و گستاخی ستہم
 ہم محض خیر خواہی سے عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر اب بھی رجوع فرمائینگے۔ مراد ولی
 بھرا پینگے۔ خداوند کریم اپنے حبیب کے طفیل سے فضل فرمائینگا۔ جاہلین متحان کر دیکھیں۔ ۵

و فیض ست ہفتین از کشائش ناہید انجا برنگ دانہ زہر قفل می روید کلید انجا
 صرف بحایت دین متین صاحب المرآة کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور
 پاس اسلام اونکے اقوال کی طرف خطاب کیا جاتا ہے۔ ۵

کمش ای طور یا افسردہ حالان گوئی می کہ در خاکستر ہم شراری می شود پیدا
 مخاطب نے رسالہ میں بدعت کی بحث سے کئی ورق سیاہ کیے ہیں۔ اور سیرت
 نتیجہ نکالا ہے۔ کہ مجلس مولود بدعت نہ ہویمہ ہے۔ اور ہم نے خاص بدعت کی بحث کو
 مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ اس لیے کہ مخاطب و عوام مخالفین جس قدر عبت کی
 بحث لکھتے ہیں۔ بہ تقلید رسالہ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت و الصریح
 یا اس سے کاٹ چھانٹ کے۔ اور ہم نے اصباح الحق الصریح فی احکام المحدث
 احسن و القبیح میں نہ صرف ایضاح کا جواب لکھا ہے۔ بلکہ مخالفین کی جی بی گویا
 جس قدر میری نظیر سے گزری ہیں سب او ڈھیر کر پھینک دی ہیں۔ جب
 خاص اس بحث کی تحقیق کو رسالہ اصباح کافی ہی بیان مفصل طور پر بدعت سے
 بحث کی ضرورت نہ تھی جسے زیادہ تحقیق منظور ہو وہ رسالہ اصباح میں لکھا جا چکا ہے
 کر سکتا ہے۔ مخاطب کے خدشات کے جواب بھی او میں لکھے گئے ہیں۔ ۵

نہ سنے گا مری فغان بھر تو مین ترے کان کھول کھتا ہوں
 مجھے اس رسالہ کو مجلس مولود کی بحث میں محصور رکھنا منظور ہے۔ پھر مجلس مولود کو

سنت حدیث ثابت کر کے جواز پر جس قدر شبہ مخاطب نے پیش کیے ہیں اس کا جواب مینا ضرور ہے۔
 مگر حتی الوسع مخاطب کی عبارت نہ لکھی جائیگی اس لیے کہ وہ اس قدر غیر مسلسل و پریشان ہے۔
 جس کے ہر ہر فقرہ پر بجلی لینی پڑتی ہے۔ اگر کوئی شخص سائلہ مرآۃ کو دیکھے کہ جواب کو
 بنظر انصاف دیکھے گا اس سے ایک جہاگانہ فوق بلکہ کہ تعریف الاشیاء باضداد ہاں ہے۔
 ہر کس کہ وید روی تو بوسید چشم من کاریکہ کرد ویدہ من بے بصر کرد
 اب تمہید کو ختم کر کے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوا چاہتا ہوں۔
 نالہ را ہر چند میخیزم کہ بہانہ در شرم دل ہی گوید کہ من تنگ آم فراوان
 اب گوش دل سے ہماری کنیز کی طرف توجہ کیجیے۔ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجیے۔
 این نادرہ مجموعہ تسلیم سخن گل ہائے کلام را بوجہ گلشن
 افروختہ از بیاض و عارض حور دل سوختہ از سواد و مشک خلق
 یاد رہے کہ اگر ملازمان والا نفس نہیں یا سہرا خواہان دولت سے کوئی شخص جو اب
 کی طرف توجہ فرمائیے۔ بندہ ناچیز خدمت گذاری سے ہرگز پہلو تہی نہ کرے گا۔
 معذور بود بنالہ بدلیل جانیکہ گل و بہار باشد
 می حاجت نیست مستقیم را در چشم تو تا خار باشد
 و نا تو فیقی الا باشد وہو حبیبی و نعم الوکیل۔ بدعت لفتہ نو پیدا کو کہتے ہیں مطلقاً یا
 علی غیث شان سابق۔ حق تعالیٰ جل شانہ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ علیٰ سہولات
 و لا در خراش و مارک میں ہے۔ امی مختصر عمار و مبدع عمار لا علی مثال سابق۔ دوسری جگہ
 فرماتا ہے۔ قل انکنت بدعاً من التوسل۔ مارک میں ہے۔ یعنی اتنی لست ماول
 مرسل۔ ان دو لو مقام پر لغوی مراد میں۔ پھر شرعاً اسکے ایسے معنی شہرہ لے گئے
 جو لغوی معنی کا ایک فرد ہے۔ علمائے حسب مصالح و اغراض شرعی مختلف طور پر
 ہنسی تعریف کی۔ بعضوں نے عام تعریف کی جس سے بدعت کا لفظ ایسا جمل مع ہوا

جسکی تحت میں متعدد مختلف اقسام نکلے اور سنت حکمیہ بھی ایک قسم بدعت سے
 ٹھہری۔ بعضوں نے اس قدر قیدیں بڑھائیں جس سے بدعت کا انحصار سنیہ
 میں رہ گیا اور سنت حکمیہ کو بدعت باقسامہ سے خارج کیا۔ بعضوں نے تمامی
 سنت حکمیہ کو بلکہ بعض بعض سنت حکمیہ کو بھی بدعت مذمومہ سنیہ میں داخل کیا۔
 یہی بیشتر وہابیوں کا مسلک مجمع علیہ ہو رہا ہو۔ صاحب ایضاح کو اس پر
 پلے درجے کا اصرار ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ مسلک جمہور محدثین کے خلاف ہو
 سوا اسکے اس میں بہت سی خرابیاں ہیں۔ جنکے خوف سے مسلک محدثین کی طرف
 آدمی چار ناچار رجوع کرتا ہو۔ خدا کی بارائیسے معنی پر جس سے صحابہ کے افعال
 بدعت سنیہ ہو جاتیں۔ مسلک مختار جمہور علماء محدثین یہ ہو کہ جو امر دینی کے بعد
 زمانہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچا ہوا اگر موافق اصول شرع کے ہو۔ اسے
 بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ عام۔ یہ کہ زمانہ صحابہ میں ہو یا زمانہ تابعین میں۔
 یا اس کے بعد اگر مخالف ہو اسے بدعت سنیہ کہتے ہیں۔ اس کے لیے بھی کسی نام
 کی قید نہیں۔ اسی مسلک پر بدعت پانچ قسم ہوتی۔ واجب۔ حرام۔ مندوب
 مکروہ۔ مباح۔ بدعت بقیمہ کو بدعت ضلالہ۔ بدعت حسنہ کو بدعت ہدی و
 سنت حکمیہ بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء کا مسلک یہ ہو کہ جو چیز خلاف شرع حادث
 ہو اور وہ دنیاویات سے سمجھی جاتی ہو بدعت ہو۔ اسی بدعت کو صاحب مسلک اول
 بدعت مذمومہ سمجھتے ہیں۔ ان دونوں مسلک کا مال ایک ہو۔ اس لیے کہ
 مسلک ثانی پر بدعت حسنہ کو دخل سنت سمجھتے ہیں۔ پھر نزاع لفظی ٹھہری
 چنانچہ تقویۃ الایمان میں اسکی تصریح موجود ہے۔ پھر اسے نزاع معنوی ٹھہرانا
 خصوصاً ایسی صورت میں کہ قرآن و حدیث میں بدعت کا اطلاق حسنہ پر
 آیا ہو ناحق آپ کو تاویلات بارودہ کی دلدل میں پھنسنانا ہو۔ حق تعالیٰ

جل شانہ فرماتا ہے۔ درہیانہ ابتداء کتبنا ہا علیہم الا ابتداء رضوان اللہ بیان
 بدعت سے صحیح بدعت حسنہ مراد ہے۔ رہبانیت کو بھی اسرائیل نے اپنی طرف سے
 ایجاد کیا تھا۔ جو لوگ اپنے محدث طریقے پر قائم رہتے مثابہ ہوئے جو اسکی رہتا
 نہ کر سکے فاسق ٹھہرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تراویح کی جماعت التزام کے
 مقدمہ میں فرماتے ہیں نعمت البدعتہ ہزہ۔ یہ کون کہتا ہے کہ احادیث میں بدعت کا
 اطلاق سنیہ پر نہیں آیا ہے۔ بے شک آیا ہے اور متعدد احادیث میں آیا ہے اسی لیے
 ہم بدعت کی ایسی جامع تعریف کرتے ہیں۔ جو حسنہ و سنیہ پر حاوی ہو۔
 کسی تعریف کو کسی خاص قسم میں منحصر رکھنا تعریف میں بہت بڑا بڑکھانا ہے۔
 تعریف کو چاہیے کہ تمام اقسام کی جامع ہو نہ کہ ادھوری لندھوری۔ صحیح الحق
 الصیغہ فی احکام الحدیث الحسن و البقیع یزید ہم بعض حضرات نے تو غضب ہی کیا۔
 حضرت عمر کو صاف و صحیح خاطر تر رہا۔ ۱۱۔ شواہد الریاض کے مسائل ملحقہ میں
 لکھتے ہیں۔ واما قولہ نعم البدعتہ فلیس فی البدعتہ ما یصح بل کل بدعتہ ضلالۃ۔
 پھر نہایت مبہا کی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت ضلالۃ ٹھہرایا۔
 نفوذ باللہ منہ۔ عبارت اسکی بقدر ضرورت بیان لکھی جاتی ہے۔ لیس المراد
 بسنتہ الخلفاء الا طریقتہ الموافقة بطریقہ من ہما والاعداد و التقویۃ شعائر الدین نحوہا
 و معلوم من قواعد الشرعیۃ انہ لیس بخلیفۃ راشدان شیخ طریقتہ غیر ما کان علیہ فی ثم
 ان عمر نفسہ الخلیفۃ الراشد سہی راہ من جمیع صلوٰۃ بدعتہ و لم یقل انہا سنۃ۔ اس
 تقریب سے صاف ظاہر ہے کہ اس شخص نے جماعت تراویح کو مخالف حکم سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کے اسے اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہے۔ طرفہ یہ ہے
 کہ خود کلمہ الحق میں لکھتے ہیں پس عمریت و السنۃ کہ از اول تعریف بدعت
 چنان کنند کہ وہ ان ضرورت بقسمت نفی و بدعت علی اطلاق ضلالۃ صرفہ بلکہ

صاحبان نقاد و محققان

یعنی بدعت آنت کہ بعد قرون ثلاثہ فاعلمہ مشہود لما بانحیہ وجود آدرہ و حملش از کتاب
 و سنت معلوم نشد و سندش بہ ثبوت نہ پیوستہ چہ ظاہر و چہ مخفی و چہ ملفوظ و چہ مستنبط ان مولو
 کلام میں صریح تضاد ہوا اس لیے کہ حکم انتقاد جسکو بدعت کہتے ہیں۔ اور اوپر سنت کا
 اطلاق جائز نہیں کلمہ الحق کی تقریر سے اسکو بدعت نہیں کہہ سکتے۔
 مستصف و حشوتین ہیں وہ دونوں کا بھول خوشبوین جلا دینے میں انکار میں
 طرفہ یہ کہ ایک مقام پر حکم انتقاد میں ہے ان البدعتہ ہی الیٰی ترفع اسنہ مشابہا
 والقی لا ترفع شئاً منها فلیست ہی من البدعتہ فی شئ بل ہو مباح الاصل تعریف
 بھی کلمہ الحق سے منافی ہے حالانکہ اس پر بہت کچھ ناز کیا ہے اس پر متنازع یہ ہے کہ اس
 حکم میں تنہیات کی تقسیم جسکا ذکر فیضیاح کے جواب میں آئیگا احسن تقاسیم سے لکھی گئی ہے
 اس تقسیم سے ترویج بدعت حسنہ قرار پاتی ہے جو حکم حکم بدعت ضلالہ ہے کہ امر غرض صفا
 کلمہ الحق کی جہانت تک تعریف کیجیے کم ہی ہوتی۔ جب یہ مقدمہ مہمد ہو چکا تو اصل طلب
 بیان کیا چاہتا ہوں ملاحظہ فرمائیے مجلس میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو بلاد
 عرب و روم و شام و ترکستان و ہند و ہندوستان و شائع و فاعل ہے سنت
 حکمیہ ہے۔ ابتدا اسکی ماہ اخیر القرون ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک روز
 وقائع ولادت باسعادت بیان فرماتے تھے۔ قوم اس ذکر سے خوش ہوتی۔ اور خداؤ
 اقدس کی تعریف کرتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی تھی۔ کہ اتفاقاً
 آپ تشریف لائے اور فرمایا علت لکم شفاعتی۔ حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ
 وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عام انصاری کے مکان کو تشریف لگے۔
 عام انصاری وقائع ولادت باسعادت اپنے قبیلہ کو سکھاتے تھے۔ اور کہتے تھے
 ہذا الیوم ہذا الیوم۔ آپ نے فرمایا خداوند عالم نے تمہارے لیے دروازے
 رحمت کے کھول دیے اور فرشتے سب کے سب تمہارے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں

جو تھا اسے طور پر قانع و لاوت بیان کر گیا تھا ہری طرح او کو نجات ملے گی۔ چنانچہ مولانا
 شیخ ابو الخطاب نے رسالہ تنویر میں لکھا ہے۔ پھر علماء متاخرین نے اجماع نامہ احتفال کا
 طریقہ بڑھایا۔ عمر بن محمد ملا نے جو مشہور عالم ادوی تھے موصل میں اسے رواج دیا تھا
 اور ان کے سلطان مظفر الدین اربل مرثقی صلیح نے مجلس میلاد کو دھوم دھام سے
 رواج دیا۔ برٹے برٹے علماء محدثین نے اس پر صدا کیا۔ علامہ سیوطی فرماتے
 ہیں۔ قد تقدم انه احدثه ملك عادل عالم و تصد به التقرب الى الله عز وجل و حضر عنده العلماء
 انصالحون من غير تكبر و ارتضاء بن و حیه و صنف له من احكامه كتابا فحولار علماء استند ينون
 رصوه و اقروه و لم يكرهه۔ ملازمان نے کمال تقصیب ایسی مبارک مجلس کماں ہوئی کا
 باز صابو جسے ہندوستان میں ہو کر نے ہیں۔ از رز کر کر کبیر کی جگہ سلطان کو سیکڑوں گالیوں
 دین فاسق فاجر عین بالفسق مجبول الکفیت مبتدع بدین ہوا پرست کہ گذرے۔
 پس مردن محی بن تاجون نا انج تہا کھو ک
 بجایا۔ تہیں سپہ سالار جنوں کے سیری گل کا
 خیر میں آپ کو کچھ برا بھلا نہیں کہتا اور نہ سیری یہ عاوت ہے۔ ہاں اس قدر
 مجبوری عرض کرتا ہوں۔ کہ مومن کو اس قسم سے یاد کرنا فسق ہی یا نہیں
 تو نواز دادا و عشوہ و نامہ بانہا
 زمین عجز و نیاز و بندگی کا افشا نیہا
 ہاں جناب اس مقام پر چند امراض عرض کرتا ہوں متوجہ ہو کر سنیے۔
 پہلا امراض آپ نے ان خرافات کی نسبت تاریخ ابن خلکان کی طرف کی ہے
 جو ایک مشہور متداول کتاب ہے حالانکہ یہ کتاب سلطان کے راج سے مالا مال ہے۔
 چنانچہ ابن خلکان محاسن عدیدہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ ولو استقصیت فی تصادمی اطال الکتاب
 و و سمر الامر۔ آپ نے سبط بن جوزی کی اس عبارت کو حلی میں جسر سباط المظفر فی
 بعض المولداتہ عد فی ذلک السباط خمسۃ آلاف غنم مشوی و عشرة آلاف دجاجة
 و مائة الف زبدۃ و ثلثین الف صحن حلوا و علیل لای فی تہ سماعا من النظر فی الخبر

تاریخ

مقام

ویرقص بنفسہ وکان بصرف علی الولد کل سنتہ ثلاث مائت الف دینار کو مرآة الجنان
 نقل کیا ہے۔ اگر اسی طرح کتاب کے نام بھی اپنی طرف سے گڑھے جائینگے تو بھرا اعتبار نقل کیا گیا
 کشف الظنون میں ہے۔ مرآة الجنان فی معرفۃ ما تغیر من حوادث الزمان وقلب
 احوال الزمان و تبصرۃ لکل اعیان مولف کبیر انجم فی التاریخ مرتب علی ترتیب سنین ذکر
 فیہ وقائع عجیبہ و امور اغریبہ تالیف ابی عبد اللہ الامام محمد بن حسین بن اسحاق البغوی
 البیہمی۔ طرفہ یہ ہے کہ قرۃ العیون میں بھی اس غلطی کی اصلاح نہ کی گئی۔ مجھے اس مقدمہ
 میں مخاطب سے زیادہ شکایت نہیں بلکہ ایسے لوگوں سے ہے جو
 قرۃ العیون کی تالیف میں ہزاروں روپے کھا بیٹھے۔
 بات جب کرتے ہیں ہم منکر کا چہرہ ہا ہمنہ یہ تھپیڑا دیو کا ہے یا ہماری بات ہے
 اس مقام پر مجھے یہ بھی پوچھنا ہے کہ ابن جوزی کی تحریر سے کیوں تجاہل کیا گیا۔
 مولدین اس عالی رتبہ محدث کا ایک رسالہ ستقلہ نہایت مشہور ہے۔
 تیسرا امر۔ آپ نے سماع کے عدم جواز پر ہزاروں توطیہ باندھے
 کبھی ملا ہی کہا کبھی لغنی۔ پھر کیا کہنا تھا معصیت کبیرہ کو حرام سے ترقی کر کے
 کفر تک پہنچایا۔ اگر آپ انصاف یا تحقیق کے پابند نہیں جو کچھ
 چاہیے تحریر فرمائیے۔ جسے جسے جاسیے فاسق فاجر بنائیے۔
 علی ہذا وین یرو کی سپرین آج گلگون کر نہیں معلوم کس سجاد پر عزم شب خون کر
 ہمار حسن جان نے کیا یہ ننگ گلشن کا کہ جاے برگ گل ہر تیغچے میں اس قطرہ خون کر
 اصطلاح میں سماء خوش آواز کے گام۔ نے کو کہتے ہیں۔ یہی معنی لغوی لغنی کے
 ہیں۔ قاموس میں ہے۔ القنار من الصوت ما طرب بہ۔ غنا عرقاگت کہہ کر
 لینے کو کہتے ہیں۔ جامع الرموز میں ہے عرفاتر وید الصوت بالاحسان فی شعر
 جو گانا بے تکلف و بدون پابندی علم موسیقی کے کسی خوش آواز کی زبان

اوسے سماع کہتے ہیں۔ جسمین ضرورت پابندی علم موسیقی کی ہو وہ غنا ہو۔ یہ مسئلہ خلافی ہے۔ راجح واقوی یہی ہے کہ سماع بے مزامیر ہو امارد و منوان کی زبان سے نہ ہو بلکہ بشیر الط صوفیہ صافیہ ہو جائز ہے۔ صوفیہ صافیہ علیہم الرحمۃ نے اسی قسم کا گانا سنا ہے۔ قرع الاسماع باختلاف اقوال المشائخ و احوالہم فی السماع میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اقوال و احوال مشائخ طریقت کے بہت کچھ لکھے ہیں اوس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ اگرچہ بعض بعض مشائخ نے سماع سے انکار کیا ہے لیکن اکثر مشائخ جو متقدم اے دین سمجھے جاسکتے ہیں سماع کو جائز سمجھتے تھے۔ اس بحث کے متعلق تھوڑی سی عبارت رسالہ مذکورہ کی بطور مختصار لکھا جا رہا ہوں۔ عیب می چون ہمہ گشتی ہنرش نیز بگو نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند اوس رسالہ میں ہے شیخ اوحید الدین در ملازمت شیخ شہاب الدین قدس سرہ آمد و سماع طلبید شیخ اور ابدان اجازت داد و خود مشغول بہ نماز شد وقتی قوالی بخدمت شیخ بہار الدین نہ کیا قدس سرہ آمد و گفت بخدمت شیخ شہاب الدین بودم و قصیدہ نزل و خواندم و شیخ ازان ذوق گرفت و حال کرد و شیخ بہار الدین در حجرہ درآمد و چنانچہ راکشہ و قوال را امر بخواندن آن قصیدہ کردند و حال نمودند و ذوق گرفت بعضی مردم این حکایت را غریب شمارند و بیج غایت ندارد اگر قصیدہ مشعل ہو کہ احوال محبت و مقامات مہمان کہ باعث بر شوق و محبت و حضور دل و رفع خواطر و قوت باطن حقانیہ کرد و بشنوند و ذوق گیرند چہ نقصان دارد۔ بعد ازان کہ معلوم شد کہ اصل حسن صوت علی الاطلاق حرام و مکروہ نیست بالاتر ازین حکایتی ست کہ در تملکہ نوشتہ اند کہ جماعت صوفیہ در خدمت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حاضر ہو و مذ قوال شعری انشا و کرد آن حضرت را حال شد و بطیران درآمد و از انجا ہم بطریق طیران در خانقاہ خود حاضر شدند و نیز می آرند کہ شیخ عمر الدین عبد السلام کہ از

اعیان اکابر ائمہ مذہب شافعی و معتزلیان ایشانست بسی بزرگ و عالی قدرت
 در اول حال براه مباینت و انکار مشرب در ویشان میرفت و چون حضرت شیخ
 ابو الحسن بنیادلی قدس سرہ از زیارت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم باز آمد
 نزد شیخ عزالدین عبدالسلام رفت و گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پشیدن این کلام حالی در گرفت و از خود رفت پس از ان بامشاخ صوفیہ براه
 اعتقاد و انقیاد می رفت بعد می کہ در مجلس سماع ایشان نیز حاضر می شد این حکایت
 صحیحست و ثقات آنرا روایت کرده اند شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ
 گفته کہ ذوالنون مصری و شبلی و خراز و نور می و دراج ہمہ در سماع رفتہ اند و یقین بر
 است کہ کبری چشتیہ سماع می شنیدند و لیکن با جتیا ط و شرائط و آداب و بیشتر اوقات در
 خلوت می شنیدند و گویند در عمد دولت قطب الاصلین خواجہ قطب الدین بختیار
 کالی قدس سرہ در ویشان روزہ طری می گرفتند در ریاضت می کشیدند پس از ان
 موسم اعراس مشاغل غریزان سماع می شنیدند و مشہورست کہ رحلت خواجہ بختیار
 و بسیاری است کہ در مجلس سماع حادث شدہ بود و چنانچہ امیر حسن
 دہلوی نمیند و غرضزل خود اشارتے باین قصہ کردہ است
 جان برین یکتیت داشت آن بنگ
 آری این گوہر زکان دیگر است
 شگمان خجہ تسلیم را
 ہر زمان از غیب جان دیگر است
 قاضی حمید الدین ناگوری را در سماع غلوی تمام بود و حضرت شیخ فرید الدین
 شکر گنج قدس سرہ در باب سماع و اختلاف مردم فرمودہ اند سبحان اللہ کی بہت
 و خاکستری شد دیگر می ہنوز در اختلاف است و در زمان سلطان المشائخ
 این کار زواج دیگر یافت سماع جو ٹھیک ٹھیک صوفیہ کے طور پر چکے
 شرائط احیاء و شرح عین العلم ملا علی قاری عین لکھے گئے ہیں وہ ہرگز حرام

یا کہ نہیں۔ نہ اوسکا بیچ کافر ہر کسی رسالہ میں ہے۔ دعویٰ بر حرمت سماع علی الاطلاق و وجود
 دلیل قطعی بر حرمت آن چنانچہ بزنا و شرب خمر و دیگر عاصی ست چنانچہ بعض متفقہ گویند
 مسکایہ است حق آن ست و اللہ اعلم کہ در شرع دلیل قطعی چنانکہ برابر است اونیست بر حر
 لازمہ نیز نیست و قوۃ القلوب میگوید اگر مطلق سماع محمل آنرا یعنی سبب تقیید بعضی انواع
 و تفصیل در احوال سامعان منکر شود لازم آید انکار بی صدیقان و میل امام محمد غزالی رحمہ اللہ
 درین مسئلہ برین جانب است انتہی۔ بلا غلط محکم آج تک آپ سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا
 مگر سنتا ہوں کہ آپ کو فقیہ و ن سے محبت و عقیدہ ہے۔ لکڑ شاہ مرحوم جو ایک مجذوب
 فقیر کبھی کبھی سکندر پور میں رہتے تھے اکبر اول کی خدمت میں عقیدہ و تخلص شاہ طیب
 بنامی قدس سرہ کے عرس میں بھی آپ حاضر ہوا کرتے ہیں۔ اور آپ کی کئی تالیفات
 سا لکین طریقت کی عالی خدمت میں گستاخی نہیں کی گئی۔ سنتا ہوں کہ شہنوی مولانا
 روم کی شرح بھی آپ لکھواتے ہیں۔ اس کے پیشہ کرتا ان احوال صوفیہ صافیہ میں کتب لکھا
 ہے گو کبھی دیکھا نہیں مینے تجھے اس کا لکھ کر ہر طرف سے آئی اس گلشن میں تیری بو محبت
 مشنوی مولانا روم تو بار بار آپ کے ملاحظہ سے گذری ہی دیکھے۔

مولانا کس و صوم و صام سے فرماتے ہیں۔

پس حکیمان گفتہ اند این کھنا	از دوار چرخ بگرفتیم ما
بانگ گردش نامی چیست انگشت	می سر ایندش بطنیور و بجلت
پس غنای عاشقان باشد سماع	کہ در و باشہ خیال اجتماع
قوتے گیر و خیالات ضمیر	بلکہ صورت گیر و آن بانگ صغیر

جب مسئلہ سماع کی کیفیت ہے تو سماع صوفیہ صافیہ جو نامشرع و عات سے خالی ہو
 منکرات کا اوسمین دخل نہ ہو شرائط سماع اوسمین پورے پورے پائے جاتے ہوں۔ تفتان
 علما ہرگز معصیت یا حرام یا کفر نہیں نہ اوس پر نفسی کا اطلاق صحیح ہو سکتا ہے

اگر آپ کو اس پر اصرار رہی تو مجھے خس کے برابر اوسکی پروا نہیں۔

دنیا طلبا بہان بکاست باوا وان جیفہ مروارید است باوا

گفتی کہ بزور من حرامت سماع گریہ تو حرامت حرامت باوا

جب سلطان خود صوفی مشرب تھا اور صوفیہ کے لیے مجلس سماع منعقد کرتا تھا۔

سلطان کو اس سے وجہ ہوتا تھا تو لامحالہ یہ مجلس بااثر شاہہ منکرات صوفیہ کی شرائط پر تھی۔ ابن خلکان کو بچہ ملاحظہ فرمائیے دیکھیے جو کچھ ہم عرض کر کے ہیں ٹھیک ہے یا نہیں اور اوسہیں یہ لکھا ہے یا نہیں۔ و لم یکن کہ لذۃ سوسے

السماع فانه کان لا یبقا طے لہ سکر ولا یکن من احوالہ الی البلیہ۔

آئینہ لیکر گل عین کی بھر دیکھو بہار پہلے گال اپنے لگا لون میں تھار گال

چو تھتا امر۔ آپ کہتے ہیں کہ نہ کہا جائے کہ یہ عمل حریمین شریفین میں معمول اور رواج

ہے۔ اور فعل حریمین ہمارے لیے حجت ہے۔ اس لیے کہ عمل حریمین ہمارے لیے تہجی تک

حجت ہے کہ مخالف نہوسنت کے والا کچھ نہیں بلکہ رد ہے۔ پھر آپ نے اپنے کسی صحابہ

فقوی لکھا ہے وہ الاول جلول طور پر لکھتا ہے۔ کہ ملا علی قاری در بدعات حریمین متحریمین

رسالہ مستقل تصنیف کردہ وصاحب بحر عمیق درین کتاب در بیان مناسک حج جایا

پر ہوتا ہے ان بقعہ شریفہ ریا کردہ۔ اوسکے بعد لکھا ہے۔ کہ صلوة الغائب بعبت ہے۔

اوسکے بعد ملازمان نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مجلس مولود حریمین کے رواج سے مسئلہ اجماعی

نہیں اس کے اثبات کو ایضاح کی لمبی عبارت لکھی گئی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کی

جویری تقریر ہمارے مدعا کے خلاف نہیں۔ بلکہ ایک طرح سے مفید ہے۔ اس لیے

کہ ہم کہتے ہیں کہ عمل میلاد مخالف سنت ہے۔ اگر مخالف سنت ہوتا تو ملا علی قاری یا

کوئی دوسرے بزرگ بدعات حریمین میں سے ضرور لکھتے۔ ملا علی قاری کا اس کے

جواز میں لکھنا مسئلہ مستقل ہے جو مخالفین کے مقابلہ میں ہمیشہ پیش کیا گیا۔

اگر ملا کا کلام قابل تسلیم ہو تو لیجئے جس گڑباج کیا۔
اب تو نالوکوئی جانا نہیں اثر کا وقت ہے۔ جل ہے بین و محبوب میں ہم دو پاک وقت ہے
صاحب الصیاح کی عبارت منقولہ میں ہے کہ مراد از راہ مؤمنین در آئہ کریمہ مذکورہ امور است
کہ مومن از ازہجت ایمان انقدر کردہ باشند نہ ازہجت رسم و عادت و آن مسائل اجماعیہ
نہ رسوم و وجہ چنانچہ حدیث۔ مارآہ المؤمنون حسنا فعند اللہ حسن۔ برآن دلالت
می دارد وجہ مارآہ المؤمنون فرمودہ اند۔ نہ ما تعامل بہ المسلمون۔ پس معنی حدیث
چنین باشد کہ چیزی را کہ مسلمین ازہجت اسلام یعنی ازہجت التقیاء و پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم و اتباع او امر او نہ ازہجت رسم و عادت نیک و انند پس آن چیز نزد یک
خدائیک است۔ و اما آنکہ ہر رسم کہ در قرآن متاخرہ رواج پذیر شدہ باشد
در سنت مندرج گردد پس باطل محض است۔ اس سے مجلس مولد کا امر اجماعی ہونا ثابت
ہوتا ہے۔ اس لیے کہ میں قبیل مارآہ المؤمنون حسنا الحدیث ہر رسم و عادت کو اس میں
کسی طرح دخل نہیں۔ الحمد للہ کہ کلمہ حق آپ کی زبان پر جاری ہے۔ عبارت
ایسی لکھی گئی جو سراسر ہائے دعا کے موافق ہے۔
وہست ہوں مری ٹھوکر لگے جو بیانی شرب سنگت نکلے شرار کے بدلے
ملاحظہ فرمائیے علمائے محدثین نے مجلس میلاد کے لیے متعدد طور پر استخراج اصول کیا ہے۔
پہلی اصل۔ حدیث صحیح میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کو
تشریف فرما ہوئے ہو دو کو دیکھا کہ دسویں محرم الحرام کو روزہ رکھتے ہیں۔
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی ہو دو نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے
فرعون کو غرق کیا ہے۔ اور حضرت موسیٰ کو نجات دی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہم اسکے زیادہ تہمتی ہیں۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن
روزہ رکھتے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس تاریخ کو اللہ تعالیٰ خاص

نہ فرماے جسکا اثر عام بندوں پر ہو تو بطریق دورہ سال کے اوس
 وقت کرنا جس سے خدا کا شکر ادا ہو تا ہی جائز ہے۔ جب یہ امر مسلم ہو آؤ یا رسول
 جو حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہمارے لیے جس سے
 امت نہیں مجلس ہو لو وکامنفعد کرنا بلحاظ ادا کے شکر باری کے
 کا شیخ الاسلام حافظ ابو الفضل ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ قد ظہر فی تحریر ہما
 علی جس بت وہو ثابت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم اللہ ینیتہ فوجہ
 الیوم وینصرون الیوم عاشوراء فاما لہم قالو اہو یوم اغرق اللہ فیہ فرعون وینجا موسیٰ فمن یضوہ
 شکر اللہ تعالیٰ فی تباد منہ فعل الشکر اللہ تعالیٰ علی امن بہ فی یوم معین من ابداع نعمتہ و وضع
 نعمتہ و یعاد ذلک فی نظیہ ذلک الیوم من کل سنتہ والشکر اللہ تعالیٰ بحصل بانواع
 العبادات کالسجود والصیام والصدقة والتلاوة وامی نعمتہ عظم من النعمت مولدہ لہ النبی
 نبی الرحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین جب علامہ کی اس شیخ کو دیکھیں کہ سر برقع
 پہنے تو سوچتے سوچتے یہ کہہ اوتھئے کہ عسقلانی کی کسی کتاب میں اسکا ذکر نہیں۔
 سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ و بحمدہ۔ مستقل فتویٰ کو کسی کتاب میں درج کرنے کی
 ضرورت کیا ہے سے خود ایک رسالہ لکھنا چاہیے۔ بر تقدیر تسلیم اگر یہ فتویٰ علامہ کی
 کسی کتاب میں درج نہ کیا گیا تو کیا نامعتبر ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو کسی عالم کا فتویٰ
 جب تک انکی کسی کتاب میں نہ دیکھ لیا جائے قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔ اعتبار کا
 یہ عجب طریقہ رکھا گیا ہے جو نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ جب علامہ سیوطی سامعین اسکا ناقل ہو تو
 پھر شبہ کا مقام نہ ہا سخن پر درمی امر آخر ہے۔ اگر اس قسم کی نقل و اعتماد نہ کیا جائے اور
 علمائے دین کی تدلیس کا مظنہ ہو تو اس سے عموماً علم حدیث و فقہ پر
 بہت بڑا صدمہ پونہچتا ہے۔ اس سے تو بہتر یہ تھا کہ خاص علامہ ابن حجر
 عسقلانی یا علامہ سیوطی رحمہما اللہ تعالیٰ کی جلالت کا انکار کیا جاتا۔

دوسری اصل - مروی ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلبؓ نے ابولہب کو خواب میں
 دیکھا پوچھا تمہارا کیا حال ہے ابولہب نے کہا آگ میں جلتا ہوں مگر شب کی شب کو کھینچ کر
 بہو جاتی ہے۔ تیسرے نے جب مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور دودھ پانے
 کی بشارت دی مینے اور سے آکر دیا تھا اسکے صلہ میں ان دونوں اور گلیوں کے درمیان
 سے تھوڑا سا پانی بقدر سر انگشت کے نکلتا ہے جسے چوستا ہوں۔ جب ولادت
 کی خوشی سے ایسے کافر کے غلاب میں فی الجملہ تخفیف ہوتی ہے تو مجلس مولود کا
 انعقاد اسی خوشی کے اظہار میں ہر الاحوالہ موجب ثواب ہے۔ حافظ شمس الدین بن جریر
 عرف القزلیؒ بالمولد الشریف میں تحریر فرماتے ہیں۔ ان قدر یعی ابولہب فی النعم
 فقیل لہ یا مالک فقال فی النار الا انہ تخففت علی کل لیلۃ اشین من مص من لبن ابی تمین
 ما یزید برہ و اشار برہ اصبعہ وان فلک باعتباری ثوبۃ عند البشر تنی بولادۃ البنی
 صلی اللہ علیہ وسلم و با رضاعہ مالہ فاذا کان ابولہب الکافر الذی نزل القرآن بزمہ جوزی
 فی النار لبقعہ بولدہ البنی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحس من امۃ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزید
 یکون جزا من المولی الا کیم ان ینخل فی فضلہ نبات النعیم۔ مخالفین اس حدیث پر بہت شبہ اور شک ہیں
 پہلا شبہ یہ حدیث مرسل ہے راوی اسکا وہ ہے جس نے اپنے راوی کی نام
 نہیں ذکر کیا اس قسم کی حدیث شافعی کے نزدیک قابل احتجاج نہیں۔
 جواب امام شافعی کے نزدیک حدیث مرسل اگر قوی ہو گئی ہو باسناد یا باسال
 ساتھ اختلاف شیوخ کے دوسرے طریق سے یا بقول صحابی یا بقول اکثر علماء کے
 یا معلوم ہو گیا ہو کہ مرسل اسکا وہ شخص ہے جو غیر ثقہ سے ارسال نہیں کرتا تو مقبول ہے
 وگرنہ نہیں تو غیر مقبول۔ اولام شافعی نے حدیث مرسل کے مقبول ہونے میں یہ بھی
 قید لگائی ہے کہ مرسل اسکا کبار تابعین سے ہو اور ابن ابان کے نزدیک حدیث مرسل
 قرون ثلثہ کی مقبول ہے غیر قرون ثلثہ کی اس وقت مقبول ہے جب مرسل اسکا ائمہ

نقل سے ہو پھر عروہ کا ارسال ائمہ ثلاثہ کے مذہب پر بلا تا مل مقبول ہوا اور شافعی کے نزدیک بھی مقبول ہو سکتا ہو اس لیے کہ اکثر علماء اس حدیث کے قائل ہیں۔ اور عسروہ غیر ثقہ سے روایت نہیں کرتے

دوسرا شبہہ بتقدیر تسلیم حضرت عباسؓ نے یہ جاہلیت میں کیا ہو پھر قابل احتجاج ہو جواب یہ خواب جاہلیت کا تو معلوم نہیں ہوتا اس لیے کہ اگر حضرت عباسؓ مسلمان نہ ہوتے اور ابواسب کے ناری ہونے پر ان کو یقین نہ ہوتا تو انہی امر نظر مانتے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ایک سال تک خواب میں دیکھنے کی دعا نہ کرتے اور نہ ائمہ حدیث اس قسم کے خواب کی روایت کرتے

تیسرا شبہہ بتقدیر تسلیم خواب صحیح التبعیر نہیں ہوتا چنانچہ خواب بھی اس قسم کا ہے جواب جس خواب کے سچا سمجھنے سے کسی قسم کی مخالفت خارج لازم آتی ہو وہ صحیح التبعیر نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی تبصیر میں تاویل کی محتاج داعی ہوتی ہو مگر یہ خواب اس قسم کا نہیں ہے کہ اگر ظاہر پر محمول کیا جائے تو کسی قسم کا مخدور شرعی لازم آئے کفار کے لیے تخفیف عذاب سبب ممکن ہے

چوتھا شبہہ بتقدیر تسلیم خواب غیر نبی نہ قابل حجت ہے نہ احکام شرعی کا مثبت جواب یہ قول عام طور پر قابل تسلیم نہیں اس لیے کہ خود صحابہ نے خواب سے احتجاج کیا ہے۔ سرور المحدثین میں ہے۔ اختلاف کردند اصحاب در انکہ در حال غسل جامہ ہارتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر کنند یا با جامہ ہا غسل ہند یعنی اسی طرح برایشان خواب را مسلط کرد و گویند کہ نمی دانستند کہ کیست گفت غسل ہند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را و جامہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا رشتند و بچپان کردند

پانچواں شبہہ اعمال صاحبہ جو آخرت میں نجات دینے والے ہیں ان کے لیے ایمان شرط ہے کافر کے لیے نجات نہیں ہو سکتی۔

جواب نجات و تخفیف میں بہت بڑا فرق ہے احسان کے بدلے کفار کو عذاب
 بے شک تخفیف ہوتی ہے تفسیر عزیز می میں ہے۔ کافر اسباب
 احسان کے کہ بخل امیر کے کندہ در عذاب فی الجملہ تخفیف خواہد شد
 چھٹا شبہ نبوت ابولہب کے تخفیف عذاب کا اسی کافر فاسق کے
 کہنے سے ہے نہ محض صادق کے خبر دینے سے اور یہ محض معارض کتاب اللہ ہے۔
 جواب باتفاق حنفیہ وشافعیہ مہرات کا غرہ کفار کو مل سکتا ہے یعنی اوہ
 عذاب سے تخفیف ہو سکتی ہے۔ پھر اگر ابولہب کو کسی قسم کی تخفیف
 ہوئی۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور نہ یہ امر کسی آیت کے خلاف ہے چنانچہ
 یہ بحث رسالہ صیانتہ الایمان عن قلب الاطمینان میں لکھی گئی ہے
 تیسری اصل حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نبوت
 اپنا عقیدہ کیا حالانکہ احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ عبد المطلب عقیقہ کر چکے تھے پھر اگر
 عقیقہ صرف اس خیال سے تھا کہ خداوند عالم تعالیٰ و تقدس نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جو پیدا کیا اسکا شکر ادا ہو۔ اس سے صاف یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مجلس نبوی
 اظہار شکر سیلاؤ کے لیے منعقد کرنا حاضرین کو عمدہ عمدہ کھانے کھانے درود شریف کا
 پڑھنا مستحبات سے ہے علامہ سعید علی تحریر فرماتے ہیں۔ عن انس رضی اللہ عنہ
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن نفسه بعد النبوة مع انه قد ورد ان جده عبد المطلب
 عن عنہ یوم سابع ولادته والعقیقة لاتعاد مرة ثانیة فیحمل فکک علی ان الذی فعل النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فعله اظہار الشکر علی ایجا واللہ تعالیٰ ایاہ رحمۃ للعالمین وتثویقا
 لامتہ کما کان یصلی علی نفسه لذلک فستحب لنا ایضا اظہار الشکر بملوہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بالاجتماع واطعام الطعام ونحو فکک من وجوہ القربات واظہار المسرات۔ مولوی
 بشیر الدین قنوجی نے بمقتضاے اپنی دیانت کے اس تقریر سے گلو خلاصی کی فکر میں

عجب کام کیا ہے۔ یعنی علامہ کے جواب میں ایک تقریر ناصر فاکہانی کی طرف منسوب کی گئی
 و سچ رسالہ غلط الکلام کی ہے۔ اگرچہ اس بوج تقریر کا جواب بھی طرح منکرین کے
 دل نشین کہہ سکتا ہوں مگر جب تک صحیح نقل نہ ہو تو ہم کو جواب کی طرف توجہ ہونے کی ضرورت نہیں
 چوتھی اصل حدیث صحیح میں ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو شنبہ کے
 روزے کا سوال کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ فیہ ولدت و فیہ انزل علی جب
 دو شنبہ کا روزہ اس وجہ سے مسنون ہوا کہ آسمان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
 پیدا ہوئے تو اگر بارہویں کو مجلس میلاد کے ذریعہ سے اسے شکر کیا جائے تو
 نامشروع ہوگا۔ ابن حجاج کا قول ہے۔ فانظر الى ما خص الله به هذا الشهر الشريف
 و يوم الاثنين الا ترى ان صوم هذا اليوم فيه فضل عظیم لانه صلي الله عليه وسلم و فيه
 فعلى هذا ينبغي انه اذا دخل هذا الشهر الكريم ان يكرم و يعظم و يحترم بالاحترام اللائق بايتام
 صلي الله عليه وسلم في كونه يخص الاوقات الفاضلة بزيادة فعل البر فيها و كثرة الخيرات
 فعلى هذا تعظيم الشهر الشريف انما يكون بزيادة الاعمال الزكيات و الصدقات
 الى غير ذلك من القربات۔ جب ذکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حسن للذات ہے
 اطعام ارقبیل بر و صلہ و صدقات ہے۔ پھر بیع الاول میں مجلس کا منعقد کرنا
 بے شک از قسم اعمال زکیات ہے۔ بیان ایک شہہ یوں وارد ہوتا ہے۔
 کہ ابن حجاج تو منکرین سے ہیں۔ فکیف یصح الاحتجاج۔ اسکا جواب ہے کہ انکا انکار
 ویسا ہی ہے جیسے علامہ شامی صاحب رد المحتار کا۔ یعنی ابن حجاج نفس مجلس
 نبوی کو نامشروع نہیں کہتے بلکہ نامشروعات کے اتمسراج کو برا کہتے ہیں۔
 یا نجوین اصل۔ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ سے کہا کہ قرآن شریف میں ایک آیت ہے اگر تم لوگوں پر نازل ہوتی تو ہم
 لوگ اسکو عیادوں میں پھراتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بوجھا وہ کونسی آیت ہے

یہود نے کہا۔ الیوم الملت الایۃ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خیال کیا تو یہ آیت جمعہ کے دن نازل ہوئی اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزہ میں تھے تھے۔ یحییٰ بن جباری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان رجلا من الیہود فقالا یا امیر المؤمنین۔ آیت من کتابکم تقرؤنہ علینا معشر الیہود لو نزلت لا اتخذنا ذلک الیوم عیداً فقال اسی آیت فقال الیوم الملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و وضیت لکم الاسلام وینافقنا عمر قد عرفنا ذلک الیوم و المكان الذی علی نزلت فیہ اے ابنی صلی اللہ علیہ وسلم وہو قائم فی یوم الجمعۃ۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سرور کے دن کو دوہم کے لیے عید قرار دینا جائز ہے۔ چونکہ خداوند کریم پہلے ہی سے اس آیت کو ایسے دن میں نازل کیا تھا جو عید المؤمنین ہے اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ وہ علیحدہ عید کا دن ٹھہرایا جائے۔ غنیۃ الطالبین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منقولہ کے ذیل میں ہے۔ وکلما ہما یجد اللہ لنا عید و لا ینال ہذا الیوم عید المسلمین بالبتہ و احب منہم۔ پھر گریہ و تانج و لاوت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں بطور عید کے ایسے منج سے خوشی کا اظہار کیا جائے جس سے خداوند کریم کا شکر ادا ہوتا ہو تو ہرگز نامشروع نہوگا۔ یہاں منکرین یوں شبہ کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا جواب موافق فہم و عقل یہودی کے تھا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے مجبور نہ تھے کہ شرع کو چھوڑ کے بجائے اظہار حق یہودی کی عقل کے موافق جواب دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا سوال ہوا تھا۔ جوابا ارشاد ہوا کہ عرفہ سے بڑھکر کون سی عید ہوگی۔ غنیۃ الطالبین میں ہر قول رجل من الیہود لابن عباس لو کان ہذا الیوم فینا لا اتخذناہ عیداً فقال ابن عباس غ وای عید لکل من یوم عرفۃ۔ یہ ممکن نہیں کہ دو صحابی جلیل القدر یہودی کی رعایت سے کماں امر حق فرمائے۔ اگر ان کی سمجھ میں ایسا دن قابل عید قرار دینے کے نہ ہوتا تو صاف صاف فرماتے کہ شرع میں ایسا دن عید نہیں قرار دیا جاتا جس میں اللہ تعالیٰ

عام بندوں پر اپنی نعمت خاص فرمائی ہو نہ ایسی نعمت کا بندوں پر شک و جب ہی نفوذ بائیں
منہ۔ جب مجلس میلاد کے اصول مستنبط بیان کیے گئے تو اب ایک ایک جزو سے
بحث کیا جا رہا ہے۔ اہل سنت باریہین ربیع الاول یا کسی دوسری تاریخ یا حسینہ کو
کسی پاک و صاف مقام میں جمع ہوتے ہیں اور زمین سے کوئی عالم باورع و درستی اور
چونکہ آیت یا حدیث اسی قسم کی پڑھی جاتی ہے جس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
فضائل و مناقب کا بیان ہوتا ہے اس لیے بعد بیان شان مزاوول وغیرہ کے
فضائل و مناقب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ولادت باسعادت و حلیہ جلیبہ و عجرت
باہرات کا ذکر ہوتا ہے۔ جب درس تمام ہوتا ہے حضار پر باخضر تقسیم کرتے ہیں۔ یا عمدہ
کھانا کھلایا جاتا ہے۔ حسین امیر غریب کی شان سمجھے جاتے ہیں۔ کبھی قبل الغیاض مجلس
لوگوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فلاں وقت فلاں مقام میں مجلس مولود منعقد ہوگی تاکہ زیادت
سے کوئی شخص محروم نہ رہے۔ بعض مجالس میں عجو و بی بھی روشن کی جاتی ہے۔ ذکر ولادت کے
وقت قیام بھی کرتے ہیں۔ اگر یہ مجلس شب کو منعقد ہوتی ہے تو بلاخلافت اجتماع اہل سنت
چراغ یا شمع یا لمب یا جھاڑ یا فانوس یا دیواریہ روشن کرتے ہیں۔ اگر لوگ زیادہ جمع ہو
زیادہ اگر کم ہوئے کم تاکہ لوگوں کو اندھیرے میں تکلیف نہ ہو۔ اہل سنت کے نزدیک
سوائے ذکر میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی امر اس محفل کا نہ جزو ہوا جسکے
شرائط سے۔ لیکن چونکہ منکرین مجلس میلاد ہیئت کدانیہ سے بحث کرتے ہیں اور
ہیئت کی تفصیل نہیں کرتے اس لیے انکے موعوم پر اجزا اٹھارے کے ہم ہر ہر جزو سے
بحث کرتے ہیں۔ اگر وہابی ہیئت کدانیہ کی خود تفصیل کرتے تو مجھے اس کی حیات
نہوتی۔ ظاہر اجزا قرار دینے کے لائق چند امر ہیں۔ لوگوں کو اس امر کی اطلاع کہ فلاں
تاریخ و مقام پر ذکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ قیامین تاریخ قیام رتخی اتمام
ذکر کے لیے لوگوں کو بلانا یا انکو اس امر کی اطلاع دینا کہ فلاں تاریخ و مقام پر ذکر کیا ہوگا

اگر ناجائز ہو تو عموماً وعظ و درس کے مجالس ممنوعات ہو جائیں گے اس لیے کہ جب تک
 ناواقف لوگوں کو اس امر کی اطلاع نہ پہنچائے کہ فلاں روز یا تاریخ کو درس ہو گا لوگ
 کیونکر جمع ہو سکتے ہیں۔ اور کتب احادیث اس قسم کی اطلاع و تداعی سے بالامال ہیں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر خاص بیان کرنا منظور ہوتا آپ پہلے سے
 صحابہ کو اطلاع دیتے۔ اور سب کو جمع کر کے بیان فرماتے۔ دیکھیے سفین ابو داؤد
 میں کتاب الملاحم میں باب خبر الجساسہ میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے سمعت
 سناوی رسول اللہ یدعی ان الصلوۃ جامعۃ فخرت فصیلت مع رسول اللہ فلما
 قضی صلاتہ جلس علی المنبر و یوہیضک قال لیلزم کل انسان مصلہ ثم قال ہل یرون
 لم یجمعتم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی ما جمعتکم لرہبۃ ولا لرغبتہ ولا کن جمعتم ان تمیم
 الداری کان رجلاً نصرانیاً فجار فباع و اسلم و حدثنی حدیثاً توافق الذی حدثنکم عن
 الدجال الحدیث۔ اور ایسا ہی صحیح مسلم میں ہے۔ دیکھیے جب تیمم داری سے آپ نے
 دجال کا حال سنا منادی کرادی کہ آج نماز کے بعد کچھ ذکر کیا جائیگا۔ صحابہ جمع
 ہو جائیں۔ جب اجتماع ہو گیا آپ نے نماز پڑھ کے منبر پر بیٹھے ہوئے جلوں
 فرمایا اور مخاطب ہوئے ارشاد کیا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر رہیں پھر فرمایا
 کہ تم لوگ اس امر کو جانتے ہو کہ ہم نے کس لیے تم لوگوں کو اکٹھا کیا ہے صحابہ نے کہا
 اللہ ورسولہ اعلم آپ نے فرمایا کہ ہم نے کسی وعید یا وعدہ کا حکم سنائے کو نہیں بلایا
 بلکہ یہ بات سمجھانے کے لیے بلایا ہے۔ کہ تیمم داری نصرانی تھے جب وہ مسلمان
 ہوئے تو اونھوں نے دجال کی خبر مجھ سے اسی طرح بیان کی جیسی قبل ازین
 ہم تم کو اطلاع دے چکے ہیں تعین ایسا امر نہیں ہے جس سے حرمت یا کراہت
 لازم آتی ہو اس لیے کہ اعمال و افعال کا وجود بلا تعین زمانہ و تخصیص فاعل و
 خاصہ کے ہو نہیں سکتا۔ بلکہ تخصیصات و تعینات اعمال و افعال کے لازمت الوجود

سمجھے جاتے ہیں۔ ہاں اگر کسی خصوصیت کو جسکی خصوصیت وجوہ یا استجابا ثابت نہ ہو اور عقلاً
 کچھ خصوصیت اس فعل سے نہیں کہتا ہو کوئی شخص واجب یا محض سمجھے اوس میں ہمارا کلام
 نہیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ شخص کسی کام کو کرے گا وہ کام خواہ مخواہ کسی مابین یا باجائے
 اس لیے کہ کوئی فعل اور عمل افعال و اعمال تکلفین سے غیر معین وقت میں تو ہو نہیں سکتا۔
 بھر اگر تعین وقت کی شارع کی طرف سے ہو تو اسکی حاجت نہ رہی۔ اگر شارع کی طرف سے
 نہیں ہوئی تو عباد و تکلفین کی رائے پر بلحاظ قاعدہ اصول ان الاصل فی الافعال الاجتہاد
 چھوڑ دی گئی ہو عباد و تکلفین اوس تعین کا مرجع اراوہ اور اسباب غیرہ شہرہ سکتے ہیں ورنہ وقوع
 فعل کا متعین ہوگا۔ علامہ محدثین نے وجوہ تخصیص کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حافظ ابو الفضل بن حجر
 عسقلانی فتویٰ جواز مولدین فرماتے ہیں فیہنہی ان تخری یوم بعینہ حتی یطابق قصۃ
 موسیٰ علیہ السلام فی یوم عاشوراء وان لم یلاحظ فلک لا یبالی بعجل المولد فی اسی یوم من الشہر
 بل توسع قوم فقوہ الی یوم السنۃ وفیہ ما فیہ شب میلاد کے فضائل ایسے نہیں ہیں
 جس میں کسی کو انکار ہو یہ وہ شب ہے خداوند عالم نے جسکی قسم کھائی ہے۔ انسان العیون فی
 سیرۃ الامین المامون میں ہے۔ وقد قسم اللہ بلیۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ
 ونضحیٰ لللیل وقیل اراو باللیل لیلۃ الاسراء ولا مانع ان یکون الاقسام وقع بہا اسی سبب
 اللیل فیہا۔ یہ وہ شب ہے جو لیلۃ القدر سے بدرجہ بافضل ہے اس لیے کہ اولاً شب میلاد
 میں خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور لیلۃ القدر شبی ہے
 جو آپ کو عنایت ہوئی پھر ان دونوں میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ ثانیاً شب میلاد کا
 شرف آپ کے ظہور بانور سے ہے اور شب قدر کا نزول ملائکہ سے پھر جب قدر آپ کو
 ملائکہ پر شرف ہے اسی قدر ان دونوں شب میں امتیاز ہے۔ ثالثاً شب میلاد میں
 تفضل جمیع موجودات پر ہو لیلۃ القدر میں خاص امت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر
 عام مضافاً جس قدر فرق ہے اس میں بھی ہے۔ تارخ خمیس احوال نفس عیسیٰ

حسین بن یارکبری مین ہر۔ قال الشيخ الزركشي صحيح انه ولادته صلى الله عليه وسلم كانت نهارا فاذا
 قلنا انه صلى الله عليه وسلم ولد ليلا فليلا مولده افضل من ليلة القدر من وجوه ثلثة احدها ان
 ليلة المولد ليلة ظهوره صلى الله عليه وسلم وليلة القدر معطاة له وما شرف بظهور ذرات المشرق
 من اجلة اشرف مما شرف بسبب اعطيه ولا نزاع في ذلك فكانت ليلة المولد بهذا الاعتبار
 افضل الثاني ان ليلة القدر تشرفت بظهور الملكة فيها وليلة مولده تشرفت بظهوره فيها
 صلى الله عليه وسلم من تشرفت به ليلة المولد افضل من تشرفت به ليلة القدر على الاصح المصنوع
 فيكون ليلة المولد افضل والثالث ان ليلة القدر وقع فيها التفضل على امه محمد صلى الله عليه
 وسلم وليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على جميع الموجودات فوالذي بعثه الله تعالى
 رحمة للعالمين فعمت النعمة على جميع الخلائق فكانت ليلة المولد اعم نفعاً فكانت افضل -
 بسبيل دوره جب مثل کا وجود ہو تو اسکو حکم اس کے اصل کا ہی مسالک الاحتفال الی مشارع
 الصلوة علی النبی المصطفی تصنیف علامہ احمد بن خطیب قسطلانی مین ہر۔ اقول اذا كانت
 نوره النعمة العظيمة صدرت من النعم في هذه الليلة الشريفة فينبغي شكر النعم فيها والصلوة والتسليم
 النعم بہ۔ ظاہر ہو کہ بیان مقصود مثل اوس شب کا ہی کیونکہ شخص خاص اصل اوس شب کا
 اواس کے شکر کے لیے میسر نہیں ہو سکتا۔ تفسیر عزیزی مین سورہ قدر کے ذیل مین ہر
 وبالحملہ۔ از مضمون این سورہ معلوم شود کہ عبادت و طاعت بالسبب بركات نیک
 و مکانات تبرکہ حضور و جماع صالحات و رائجات ثواب ایراث برکات و انوار قربتی عظیم
 حاصل میشود۔ اس تقریر سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ شربل کے قعین مین چند فوائد مین
 پہلا فائدہ شکر نعم و نعم بہ بصلوة و سلام ایسے وقت مین واقع ہو جسوقت خاص میں نیت صادر
 دوسرا فائدہ وہ وقت نیک ہو جس مین عبادت کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہو گویا
 باعشرہ اولی ذی حجہ مین بھی عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہو۔
 تیسرا فائدہ حاضرین برکات و انوار خاص سے مشرف ہون یون نفس

مجلس مولود و مبطل انوار رحمانی ہو کر خاص ولادت کے دن یارات میں اس مجلس کا کچھ اور ہی
سمان ہوتا ہو۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ نے خود انوار و برکات کو ملاحظہ فرمایا ہر شخص
میں ہر گنت قبل ذلک بکۃ العظمیٰ فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادۃ والناس
یصلون علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ویدکرون ارباحۃ الی ظہر فی ولادۃ و مشاہدہ قبل
بعثۃ فرات انوار اسطعت وفتۃ فتا ملت تک الالوار فوجد تمان قبل الملائکۃ الطین
بامثال نمرہ الشاہدۃ و بامثال نمرہ المجلس و رایت بجالط انوار الملائکۃ انوار الرحمة انھی تضرع
ذکر احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و درود و شریف و قرآن خوانی و ذکر کا ایک فر و ہر جسکی
خوبیاں احادیث میں بیان کی گئی ہیں مسلم میں ہر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قوم
یذکرون اللہ الاھتم الملائکۃ غشیہم الرحۃ و ترک علیہم السکینۃ مسلم میں ایک حدیث
طولانی ہر جس سے تھوڑی سی عبارت بقدر حاجت لکھی جاتی ہو۔ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال اجلسکم ہنا قالوا اجلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ما ہانا
لا اسلام و من بہ علینا قال اللہ اجلسکم الا ذلک قالوا اللہ ما اجلسنا الا ذلک قال ما فی
ما تحلفکم متحۃ لکم لکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ یأبی بکم الملائکۃ الحدیث۔ حدیث
ثانی میں یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خدا کا ذکر و حمد اس منشا
کرتے تھے کہ خداوند عالم نے ان کے قلوب کو نور اسلام سے منور فرمایا مجلس میلاد
میں خدا کا حمد اس لیے کیا جاتا ہو کہ او سنے اپنے فضل سے ایسے نبی کو
بھیجا جسکی تسلیم و ارشاد سے ہمکو راہ راست اسلام کی ہاتھ آئی۔
قیام مجلس میلاد میں بوقت فکرو ولادت باسعادت تمام تہذیب العلماء سے ہر علم
ملاہب اربعہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ روشنی شب کی مجلس ہوئی
چاہیے اس لیے کہ آدمی اندھیرے میں سخت گھبراتا ہو۔ پھر اسکی طبیعت
ایسی جمع نہیں رہ سکتی کہ ذکر کو دل سے سنے اس لیے ضرور ہو کہ جسقدر جمع

زیادہ ہو۔ روشنی بڑھائی جائے تاکہ ہر شخص اطمینان کر لے اور اس کا سنہ۔ روشنی کی کثرت
 اسراف میں داخل نہیں ہوتی۔ جب شام سے مدینہ طیبہ چلے بہت سی قنادیل
 اور غن زیت اپنے ساتھ لائے۔ جب مدینہ طیبہ کو پونچے اتفاقاً وہ شب جمعہ تھی
 ابوالبراد سی روشنی کو کہا ابوالبراد فی قنادیل کو مسجد سے لٹکا دیا اور اس میں
 پانی اور غن زیت چھوڑ کے بتیان لگا دیں جب آپ مسجد کو تشریف لائے ملاحظہ
 فرمایا کہ قنادیل روشن ہیں پوچھا کس نے اسے روشن کیا لوگوں نے کہا تمہاری نے
 آپ نے فرمایا تمہیں اسلام کو روشن کیا خلاصۃ الوفا میں ہے۔ رومی القریطی نے
 تفسیر وعن ابی ہند قال حمل تیمم من الشام الی المدینۃ قنادیل وزینا و مقطا و لما اتی
 الی المدینۃ وافق ذلک لیلۃ کجۃ فامر غلاما یقال لہ ابوالبراد فقام فبسط القطوط علی
 القنادیل فصب فیہا الماء والزیت وجعل فیہا القتل فلما غربت الشمس امر ابوالبراد
 فاحرقہما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی لہی فاذا ہو بہا تر ہر فقال فی مجلس ہذہ
 قالوا تیمم الداری یا رسول اللہ فقال لورت الاسلام الحدیث۔ اس سے مستنبط
 ہوتا ہے کہ مکان مبارک اور مقام ذکر الہی میں تزئینا بھی کثرت سے روشنی کرنا بابا
 اجر ہے اور وہ تنویر تنویر اسلام بھی جائیگی۔ ابناک مسجد نبوی میں کس دھوم دھام سے
 روشنی ہوتی ہے جو نہ دیدہ نہ شنیدہ ایک شخص نے مجلس ضیافت میں ہزار چراغ روشن
 کیے کسی نے کہا یہ تو اسراف ہے صاحب مجلس نے کہا یہ سارے خدا کے نام سے
 روشن کیے گئے ہیں اگر اچانک ایک چراغ بھی غییر خدا کے لیے ہو
 اس سے خاموش کرو اس شخص نے بہت کچھ کہا مگر ایک ہی بھی نہ بھی ۵
 چراغ رکھو کہ ایزد بر فروزد کسی کو پند نہ دے شیش بسوزد

احبار العلوم میں ہے۔ وحلی ابو علی الرووباری رحمہ اللہ عن جل نہ اخذ ضیافتہ فاخذ
 فیہا الف سراج فقال لہ قد اسرفت فقال لہ ادخل فکلمنا او قدہ لغیر اللہ فاطفہ فدخل السراج

فلم یقدر علی اطفا واحد منها فانقطع۔ بلکہ تعظیم مجلس کے لیے جس کثرت سے روشنی کی گئی تھی
 اویسی قدر ثواب ہوگا۔ مسالک الخفا الی شارب الصاۃ علی النبی المصطفیٰ میں احمد بن حنبل
 قسطاً فی فرماتے ہیں۔ و لیس یوقد بالمجلس المذكور بالغ مبلغ اکثره المودعہ المسرف عاۃ
 بالنسبہ للمجلس المذكور وحاضریہ ولا کلفۃ علی فاعلم متعہ الامم العوض فی العاجل و غیر
 و شرف فی الآجل بحدۃ وسعتہ لایسا و قد بذل ذلک فیما یبلغ قاصداً بتعظیم مجلس تلاۃ کتاب
 تعالیٰ و ذکرہ و الصلوۃ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم و الاعمال بالنیات بیشتر مجالس میں ایام
 سر مابین عود جلاتے ہیں یا عود ہی روشن کر کے ہیں۔ گریما میں گلاب کیوڑہ گلاب پاش
 میں رکھ کر چمکتے ہیں۔ نیجا زینین خوشبو ایسی چیز ہے جسے خود سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم دوست رکھتے تھے۔ مجلس میں جان آویزون کا ازدحام ہوتا ہے خوشبو کا استعمال
 نہایت ضروری امر ہے۔ اس لیے کہ کثرت انفاس سے ہوا میں ذرات آجائی ہر جہتی صلاح
 عطریات خوشبو کے استعمال سے ہوتی ہے بلکہ اگر اسکو قنطاریا نشان الفکر کہیے تو یہ اور بھی
 علت تشریف ہے۔ امام مالک رحم جب تک حدیث بیان فرماتے تھے عود جلاتے تھے شہادت
 ہے۔ ولا یزال یبتخر بالعود حتی ینزع من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اطعام کا ثواب قرآن و حدیث سے ثابت ہے کوئی شخص اسکا انکار نہیں کر سکتا۔
 کہیں خداوند تعالیٰ نے کھانا کھلانے پر کسی قوم کی عیب کی ہے۔ و یطعمون اطعام علی
 حبیبکینا و یتیمنا و اسیرنا۔ کئی قسم پر کھانا کھلانے پر کفار کا جواب یوں بیان
 فرمایا و لم ناک نفعم المسکین۔ اطعام وہ چیز ہے جس سے آدمی بہشت میں داخل ہو تاکہ
 حدیث صحیح میں ہے۔ و اطعموا الطعام و افشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام۔ دستور یہ ہے کہ
 جب مجلس سیلا و تمام ہوتی ہے حاضرین مجلس کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یا چھو بار یا اٹھا
 تقسیم فرماتے ہیں۔ قرن اول میں دعوت ولیمہ وغیرہ ولیمہ کا دستور تھا اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اوسکو قبول فرماتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر (رحمہما اللہ)

میں بھی دعوت قبول فرماتے اور روزہ توڑ کر کھاتے قرن اول میں چھوہارے کی تقسیم بھی فرمائی تھی
 چنانچہ ایک درآپ نے صحابہ کو چھوہارے کی تقسیم فرمائے سات سات سب حصہ میں آئے
 میٹھے کو آپ چاہ کر تناول فرماتے تھے بھر اگر حاضرین کو حاضر کھلایا گیا یا اونکو زراہاٹھا
 دی گئی تو خلاف سنت نہو اچھ بخاری میں ہر عن نافع قال سمعت عبد اللہ بن عمر یقول قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا ہذہ الدعوة اذا دعیتم لہا قال وہاں عبد اللہ بن ابی العرقہ
 فی العرس غیر العرس وہو صائم صحیح بخاری میں ہر عن ابی ہریرۃ قال قسم النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یوما بین اصحابہ تمر فا عطی کل انسان سبع تمرات احد من حشفۃ فلم یکن فیہ تمرة
 اعجب الی منہا شدت فی مضاعفی صحیح بخاری میں ہر عن عائشہ قالت کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلو ویوہل۔ ارشاد ساری میں ہر عن علوی النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم التی کان یحبہا ہی للجمع ہو تم یعجن بلین فان صح ہذا والا فلفظ الحلو یعنی کل فیہ
 حلو وما یشاہ الحلو ویوہل من الماکل اللذیۃ۔ بعض اکابر نے اسکی قبولیت بھی ملاحظہ
 فرمائی ہر شاہ ولی اللہ صاحب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں شاہ عبد الرحیم صاحب
 اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں۔ اخیر نے سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام
 المولد طعاما صلۃ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی فی سنۃ من السنین شیئ اضع طبعاما
 فلم اجد الا حصا مقلیا فقسمتہ بین الناس فرأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وہین یدہ یدمھن
 شیخ عابد سندھی مدنی محدث رسالہ جواز استغاثہ و استداد و مولد و عرس میں اپنے جد
 امجد کے فتاویٰ سے نقل کرتے ہیں و یوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فوج البکر لبت
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماتۃ ناقۃ و تصدق بہا و تصدق ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فلک ثلاثۃ اقراص من الشعیر۔ یہ روایتیں مثبت تعیین بھی ہیں۔ جب افراد و بکرت
 نہوئے بلکہ مباح یا سنت ٹھہرے تو اسکا مجموع بھی بدعت نہوگا بلکہ مباح یا سنت نہوگا
 ہاں مگر ایسی صورت میں جب مجموع میں مخدور ہو جو احاد میں نہو اور یہاں نفس مجموع میں

کسی قسم کا مخدور نہیں۔ احیاء العلوم میں ہے۔ فان افراد المباحات اذا اجتمعت كان ذلک
الجمیع مباحا ومما انضم مباح الی مباح لم یحرم الا اذا انضم المجموع مخدور الی تضمنه المباح وجب
اجزاء مجلس مرد و عورت و ترک و شام و ہند کا حال اچھی طرح معلوم ہو چکا تو اس مقام پر
سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص مجلس مولودین امور نامشروع کا ارتکاب کرے مثلاً
ٹلاہی غناسر و نامشروع مزامیر اوس میں ہو یا عورتوں یا مردوں سے پڑھوایا گیا
واہی تباہی روایات پر بھی جائیں یا مصارف اوس کی کسب حرام سے ہو یا کسی دوسرے
نامشروع کا استخراج فرض کیا جائے تو ایسا شخص ہرگز مشابہ ہوگا بلکہ اوس پر بھیک
یہی مثل صادق ایسی نیکی بربادکنہ لازم۔ مگر اس سے نفس مجلس مولود کو جو منہیات سے
خالی ہو اور جسکی تفصیل کبھی کبھی حرام نہیں کہہ سکتے۔ فرض کیجیے اگر نماز میں ممنوعہ شیخ پر
ارتکاب کیا جائے تو اس سے کیا نفس نماز حرام یا فرضیت اوسکی ساقط ہو سکتی ہے
ہرگز نہیں۔ ہاں وہ فعل نامشروع و حرام ہوگا جسکا نماز میں ارتکاب کیا گیا۔ یہی صورت
میں منصف مزاج کی نشان دہی ہے کہ امور نامشروع کو صاف صاف بیان کر کے اوس
کو کون کو باز رکھے۔ انصاف کا مقتضی یہ نہ تھا کہ سرے سے مجلس مولود نبوی صلی علیہ
علیہ وسلم نامشروع قرار دیا جائے۔ اور علماء محدثین بلکہ علمائے مسلمین کی لے دے شروع ہو۔
تو کوہ و آگے زبیرگان زبان از می بس بہ صید شیر و لان قصد شاہ بازی بس
علامہ سیوطی فاکہانی کے جواب صواب میں منصفانہ فرماتے ہیں۔ واما ما یتبع ذلک
من السماع واللہو وغیر ذلک فینبغی ان یقال لکان من ذلک مباحاً بحیث یعین السور
بذلک الیوم لا باس بالماقہ واکان حرماً او مکروہاً فیمنع وکذا ما کان خلاف اولی۔
ملا زمان والا ایک مقام پر لکھتے ہیں مجلس مولود بہ ہیئت کذا یہ اس زمانہ پر فساد کی
جو اکثر بلا و ہند وغیرہ میں مروج ہے اور اوسکو ساتھ اون قیدون فاسدہ کے ایک
شرط ایمان سے بلکہ عین ایمان شہر اکبر کھا ہو کہ نماز نہ پڑھیں اور روزہ نہ رکھیں

اور کم کاری اور شراب خواری سے احتراز نہ کریں بلکہ جملہ منہیات کو طبیعت خاصہ
 سمجھیں اور دنیا کا نہ عمل میں لاویں اور صرف ایک مجلس میلاؤ کر لیا کریں اور وہ بھی
 اور نہ ناہی اور مکروہات اور محرمات شرعیہ سے پرہیز نہ کریں اور مسلمانوں میں
 اور بڑے متدین اور دیانت شدہ اہل دین کو کراٹھنے فاسق و فاجر ہوں مثل جو کہ
 کہ وہ کہتے ہیں کہ نحن ابناء اللہ و جبارہ۔ اور اسی خیال باطل سے کہتے تھے کہ من
 تمسنا النار الا ایا ما مودوات۔ ایسے ہی یہ لوگ خام خیال مولووی اور اہل مجلس
 بنتے ہیں اور صرف مجلس مولو کو محبت اور کی بھڑائی ہو اور منکرات اور منوعات شرعیہ
 ہرگز اجتناب نہیں کرتے ہیں سو یہ اوسے بھی ترجمہ گئے کہ ایک مجلس میلاؤ نے اوس کے
 دل سے سب منہیات شرعیہ کا خطرہ اٹھا دیا بخلات اوس کے کہ ہمیشہ مامورات شرعیہ کے
 پابند رہتے ہیں اور دنیا سے اجتناب کرتے ہیں اور طریقی سنت کو سراہت محبت آنحضرت
 کی ہر اپنا شعار کرتے ہیں۔ اور مجلس میلاؤ و مروجہ کہ محض بدعت جان کر نہیں کہتے ہیں
 بلکہ اور اذکار و وظائف کے طور پر بالاتفاق کسی قید کے قیود فاسدہ بتدعم و وجہ تہلیل
 اوس کا بھی بیان کرتے ہیں سوا نیکو بدعتی لوگ عداوت نفسانی سے وہابی اور متشلی
 کو کٹر مشرور کرتے ہیں سب میں تفاوت رہ از کجاست تا ب کجا۔ انتہی آدمی بات
 کہتا ہو اوسے کچھ تو سمجھ لینا ہو یہ تو بالکل اناپ شناسی ہے۔ کوئی مسلمان مجلس مولو کو شرط
 ایمان کہتا ہو نہ عین ایمان جمہور محققین کا مسلک یہ ہو کہ ایمان تصدیق قلبی کہتے ہیں
 اقرار اوس کے شرائط سے ہے۔ پھر فرمائیے مجلس مولو و شرط یا عین ایمان کیونکر ہو سکتی ہے۔
 ایک بے معنی امر کا انتخاب جمہور محدثین و اکابر دین کی طرف منحصر ہو۔ میں نہیں سمجھتا
 کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص ہو جو نماز پڑھتا ہو روزہ نہ رکھتا ہو حرام کاری اور شراب
 اوس کا کام ہو فسق و فجور معلن میں اوسے اتنا کہ ہو گوہر من مولو و کر لیتا ہو جس میں ہزار
 قسم کی منہیات ہوں یعنی زعم مخاطب اوس میں ناچ رنگ شراب کباب ہوا و زہر

ایسا شخص دین دار دیانت شعار کہلائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسے مفروضات

کے بیان سے مخاطب نے کیا فائدہ سوچ رکھا ہو۔

نیت ولی کا نہ روغ جانی نیت کیست کہ اندر سرش باد ہوائی تو نیت

خشم کنی ملی گناہ بر شکنی ملی سبب این ہمہ نیت بہت و نہ خطائی تو نیت

نحن انبار اللہ واجباً و کما طلب بھی طلاق سمجھے اس قول کو اس مقام پر کچھ لگاؤ نہیں ہو

شاید یہ سمجھے ہو گئے کہ یہ کسی عبادت کے ذریعے سے یہ کہتے ہو گئے۔ نہیں نہیں کجا

منشایہ ہو کہ یہ دہو نے تو رات میں یا انبار جاری و کجی کے او سے یا انبار بجاری بنایا پھر

اپنے کو انبار اللہ ٹھہرایا۔ اگر منکرین متولعین کو کسی کو باہمی کہا تو آپ جابہ سے کیوں باہر ہو

جاتے ہیں۔ مولوی بشیر الدین قنوجی مرحوم جو آپ کے مستندین سے ہیں رسالہ اسیت الرحمن

میں لکھتے ہیں شیخ عبدالوہاب بزرگ کی صوفی سالک مسالک طریقہ ہو کسی را از اہل حرمین

سوی دی حرف شکایت نیست انچہ بزبان ست حال خود ست۔ و آخر از جہت منع

برعات بلکہ از تصدیق دیگر امورات میں اہل سنت را اور انتساب بوی چہ قباحات باشد۔

کو وہاں ہونا کمال کچھ اہل اعتزال سے ملتا ہی مگر آپ کو کوئی تعزلی نہیں کہتا خواہ مخواہ

اگر معتزلی بنے کا شوق ہو تو یہ آخر ہو۔ خیر ہی غنیمت ہو کہ اب مخاطب نیت مجلس مولود کے

قابل ہوے بلا تخصیص ہی سہی صبح کا بھولا شام کو آنا ہی تو او سے بھولا نہیں کہتے

نقد احمد ہر آن نقش کہ خاطر می بست آخر آمد ز پس پرودہ تعذر پر پریدہ

تخصیص کی نسبت ہم سمجھا چکے ہیں۔ اکابر چند فہم مجوزین مجلس میلاد کا خیال

اگر کے صاحب رسالہ نے چند منکرین کے اسمایان و حرمین جیسے ناوان لڑکے

کو کو کو گھوڑے پر سوار دیکھا لاٹھی کو گھوڑا بنا کے اوس پر سوار ہو کے اپنا دل خوش

کرتے ہیں۔ اس لیے کہ چونکہ ٹھہرائے گئے ہیں انہیں بعض بعض مجوزین سے

بعض فریب ہیں سے۔ بعض خود اعدا و علما سے نہیں ہیں۔ بعض عالم کو میں کہتا ہوں

سینہ میں۔ بعض منکرین سے توہین مگر علماء محدثین نے اونکا تقاب کیا اور
 اور وندان شکن جواب دیا ہو۔ بعض کی طرف انتساب تصحیح طلب ہو۔ بعض مجہول الحال ہیں
 بعض کھلم کھلا دہائی ہیں۔ افسوس ہو کہ اس خطا پر وقت تالیف قرة العیون کے
 بھی توجہ نہ ہوئی اب منکرین کے سما جو آپ نے لکھے ہیں ایک ایک کا حال ملاحظہ فرمائیے۔
تاج الدین فاکانی الکی کا جواب علامہ سیوطی نے بہ شرح و بسط لکھا ہے۔ یاروں کی
 عیاری سے ایک تقریر پوچھ کو ناصر فاکانی کی طرف منسوب کیا تا مجوزین
 کو دھوکا ہو مگر جلد پر وہ فاش ہو گیا لینے کے دینے پڑے۔
 کچھ نہیں انی نسخہ اسکی فتنہ انگیزی سے خوف ضرر بتائیں یوں میں دشمن اگر دجال ہو
 ابن حلاج کو زرقانی شارح مواہب لدینہ نے مجوزین سے شہسار کیا اور
 ابن حلاج کے قول کو آپ پھر ملاحظہ فرمائیں دیکھیے وہ صریح لکھتے ہیں کہ حدیث
 صوم یوم اتین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع الاول کے فضائل کی طرف اشارہ
 فرمایا ہے اچھی طرح اس جیسے کا احترام کرنا چاہیے۔ اس میں سال زکات کرنا و صدقات
 دینا چاہیے۔ سماع و ملاہی نام شروع کے ارتکاب سے اجتناب لازم ہو سماع ایسی چیز جو دوسرے
 ایام میں کر وہ یا مختلف فیہ ہو ایسے مبارک ایام میں مناسب نہیں جس کو خداوند کریم نے
 اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد سے خاص شرف و امتیاز بخشا ہو بلکہ اس جیسے میں
 عبادت کرنا چاہیے تاکہ خداوند کریم کا شکر ادا ہو۔ ہماری سمجھ میں ابن حلاج کے کلام سے
 جواز مجلس بود مع التعمین ثابت ہو ابن حلاج کی عبارت بقدر ضرورت مخلصاً لکھتا ہوں
 الاشک ان السماع فی غیر ذہ اللیلۃ فیہ ما فیہ فکیف بہ اذا انضم الی فضیلۃ تذا الشہر العظیم
 الذی فی فضلہ اللہ تعالیٰ و فضلنا فیہ ہذا البشی الکرم و کان یحب ان یزاد فیہ من العبادۃ
 شکر اللہ ولی علی اولانا فیہ من ذہ النعم العظیمة۔ مجلس مولود ایک عبادت عظمیٰ ہے جس میں
 شکر نعم کا بھی طرح ادا ہوتا ہو تو مسلمان کو چاہیے کہ اس کی منین شہری طرح پر مساکرے۔

قاضی شہاب الدین صاحب تحفۃ القضاۃ علامہ محمد بن سید تھے بلکہ ادیب تھے جو کہ
امام مجھے جانتے تھے معانی بیان خوب چاہتے تھے ارشاد انھوں نے ہندی انکی عمدہ تصانیف
سے کہ میرے معانی بیان میں انکا ایک ساتھ جمع دیکھا اور مناقب السادات تفسیر سحر مروج
صاف کے دیتی ہو کہ قاضی صاحب کی نظر حجاج پر نہ تھی اسکا منشا یہ ہو کہ ہند میں حدیث
کا علم شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے شائع ہوا قبل انکے حدیث کی کتابیں ہند میں
کہاں کیسے تھیں کہ منظر کا جانا بھی ٹھہری نکھر تھی پھر کتب احادیث کیونکر ہاتھ آتیں
کوئی شخص محدث نہ بنا تو کیونکر اگر آپ کو دعویٰ ہو تو ثابت کیجیے کہ قاضی نے سند
حدیث کس سے حاصل کی اور کس محدث نے انھیں محدث یا حافظ لکھا ہو
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ منکرین سے نہیں ہیں فاضل رشید مولانا
رشید الدین دہلوی بعض سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ واپس حضرت مجدد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ازمو لو و خوانی پیر زادہ ہی خود منع نوشتہ اندر اوزان
قصائد نصت وغیرہ بالکمال خوش کہ داخل سمع و لغمہ باشد سد الباب مخالفہ وضع
بزرگان طریقہ شریعہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہ پیر زادہ ہا ہر شب جمعہ
مجلس سماع اختیار نموده بودند تفصیل انمقدمہ در مقدمہ مکتوبات و بیست و ہفتاد و سوم
و مکاتیب دیگر از جلد اول حضرت رضی اللہ عنہ ایشان باید طلبید
بجہت تطویل عبارت مکاتیب شریف ایراد نمود استے۔
امام شہرانی کی تہذیب میں کہیں انکار نہیں پایا جاتا شرح طریقہ محمدیہ سے جو
عبارت لکھی گئی ہے فقہ ذکر الشہرانی فی تہذیبہ قال ابن الحجاج ومن جملة ما حد ثوہ
من البیوع مع عقدا و ہم من کبر العبادات ما یفعلوا بہ من المولد و قد احتوی ذلک علی
بیع و محروا ت نہما استعمالہم المغانی و التغنی و حضور المردان و روتہ البسائ و غیر ذلک
من المفاہد۔ اگر اس حوالہ کو تسلیم کر لیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیان ابن حجاج کا توکل

نقل کیا گیا ہے جو یقیناً منکرین سے نہیں ہیں۔ سوا اسکے عبارت منقولہ سے
 معافی و تقنی وغیرہ کی حرمت پائی جاتی ہے نہ نفس مجلس مولد کی
 حسن سبزی بخط سبز اگر دوسرے وہم ہسم رنگ میں بود و افتادند
 بلکہ امام نے لوائح الانوار میں شیخ احمد بدوی رح کی مجلس مولد کی دھوم و صدام
 لکھی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام مجلس نبوی کے جواز کے منکر نہیں ہو سکتے
 لوائح میں بیان تک لکھا ہے کہ ایک شخص جو شیخ کے مولد کا منکر ہو گیا تھا
 شیخ نے اس کا ایمان سلب کر لیا۔ بھلا فرمائیے کہ جواز مجلس میلاد نبوی کے
 انکار سے کیوں ایمان سلب نہ ہو گا۔ شیخ فصیح الدین پہلے تو علما محدثین
 نہیں دوسرے طریقہ اسلف میں نفس مولد نبوی کا انکار نہیں کیا گیا۔ اور
 علامہ نصیر الدین مبارک مجوزین ہیں چنانچہ علامہ اپنے فتوے میں تحریر فرماتے
 ہیں ذلک جائز ثیاب فاعلمہ اذ احسن القصد۔ علامہ میر کلی صاحب طریقہ
 محمدیہ کے انکار کی نسبت بے سری آپ ہی الایہ ہیں۔ اولاً بر کلی صاحب
 طریقہ محمدیہ نہیں ہیں بلکہ طریقہ محمدیہ محمد اقصیٰ بر کلی رومی کی تصنیف ہے ثانیاً
 انکا انکار خالص طریقہ محمدیہ سے یا کسی دوسری تصنیف سے پایا نہیں جاتا اس
 مقدمہ میں انکی عبارت منقولہ یہ ہے۔ والعاشرة اجتماع انصار وتوحید بہن با بھر
 و خلوتہن فی بیت اجنبی و خروجہن للتمیۃ والتغریۃ والعیادۃ و زیارۃ القبور الدھوۃ
 اذ اکان للاجنبی و قراۃ تن مولود لہنی صلی اللہ علیہ وسلم با بھر بحیث سمعہ الحال
 من خارج البیت خصوصاً لذنات الازواج والشواب مع الزنیۃ و لطیب
 اس عبارت میں نفس مولود کی حرمت یا اگر بہت نہیں بیان کی گئی ہے۔ عورتوں
 کے افعال کی بنائیاں جہاں لکھی گئی ہیں وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مولود
 جہر سے پڑھتی ہیں جسے اجنبی مرد مکان کے باہر سے سنتے ہیں۔ ہم بھی

نصیر الدین
 علامہ میر کلی

کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے مگر اس وجہ سے کہ عورتیں مرتکب فعل حرام ہوتی ہیں نفس مجسولہ
 کی حرمت اس سے بانی نہیں جاتی۔ شیخ حجب بن احمد افندی صاحب
 شرح طریقہ محمدیہ کا انکار تصحیح طلب ہے۔ صاحب رد المحتار اور انکار پھر وہی مرتکب
 کی ایک ٹانگ انکی تصانیف میں جہاں تک ہماری نظر سے گذری ہیں انکار نہیں
 پایا جاتا اگر آپ نے اس عبارت کو انکار سمجھا ہو۔ و قد حج منه الذکر لقربتہ المولد فی المنار مع
 اشتمالہ علی الغناء واللعب ایاب ثواب ذلک الی حضرة المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 تو یہ غلط فہمی ہے اگر مولود کی مجلس میں کوئی شخص ناوجب مرتکب ہو اس سے کوئی ذی علم
 جائز نہیں کہنے کا۔ ہاں اس مقام پر ایک شبہ یوں وارد ہو سکتا ہے کہ مقصود انہیں
 منع عمل مولود مبتدعہ سے اور اسکی یہ بھی ایک وضع ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب مجلس کے
 اجزایا بیان کر کے صاف یہ لکھ دیا کہ اگر محرمات و منیات کا امتناع کیا جائے تو یہ امر
 جائز نہیں پھر یہ خدشہ وارد نہیں ہو سکتا۔ کیا لا تقربوا الصلوۃ و اتم سکاری سے
 کوئی شخص نفس صلوۃ ہیچ گناہ کی حرمت نکال سکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ہاں جب
 مجھے اس مقام پر یہ عرض کرنا ہی۔ کہ صاحب رد المحتار نے وہابیوں کا جو کچھ حال
 لکھا ہے ملازمان کی نظر سے گذرا ہے یا نہیں اگر آپ اس عبارت کو ملاحظہ فرمائیں گے
 پھر رد المحتار کے نام سے ناخوش ہونگے جو شخص وہابیوں کو کافر و بغاۃ سے
 سمجھتا ہو وہ مجلس مولود کا انکار کب کرے گا۔ اب جو کچھ ہو سو ہو وہ عبارت
 لکھے دیتا ہوں۔ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا
 علی الحرمین و کانوا یتلون مذہب احنابا لہ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون و ان غلبت
 عقائدہم مشرکون و استباحوا ذلک قتل اہل السنۃ و قتل علماء احمہم کیسے اللہ تعالیٰ
 شوکتہم و خرب بلادہم و ظفر ہم عسکر المسلمین عام ثلاث و ثلاثین و مائتین و الف۔
 اسی سبب بعض حضرات نے جبل کو صاحب رد المحتار کے پایہ تحقیق کو بہت کچھ گھٹایا

لیکن آپ سے یہ توقع نہیں کہ آپ انصاف کا خون کریں ۵
 اس پر یہ کہو کہ سحر کرنے میں حیران ہوں ورنہ آسا جانتا ہوں دیو کی ستیخ کو
 نور الدین شامی صاحب کا ان کا تصحیح طلب ہے صاحب ذخیرۃ السالکین
 مجهول الاحوال ہے حسن بن علی ہندی صاحب طریقیہ السنۃ فی رد اہل البدعۃ
 میری تصحیح میں جاہل بے وقوف ہے ہاں انہوں میں کاناراجہ ہو تو ہو۔ ملاحظہ
 فرمائیے وہ لکھتا ہے۔ ما حدیثہ اصوفیۃ اجملہ من مجلس المولد فی شہر ربیع الاول الاصل
 فی الشرع بل ہو بدعت مذمومۃ و فیہا مناکر کثیرۃ تنہا تخصیص یوم من الیام بفعل غیر معین
 و ہو منصب الشارع فاختصاص من عند نفسه او ما منصبہ القیاس علی تخصیص الشارع
 بدون علمہ مشترکہ لیس صحیح علی اندیشہ طافیہ الاجتہاد و منہا فیہ طعن مذموم و علامتہ
 علی السلف حیث لم یفعلوا فعلا فیہ خیر کثیر و یدل علی غایۃ المحبتہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم انہا کم فی محبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث لم یبین لاسنۃ
 امر فیہ غایۃ محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہو عین الایمان لقولہ علیہ السلام لا یؤمن احدکم
 حتی کون حب الیہ من الدہ و ولدہ و الناس اجمعین فیو جب نسبتہ لجنۃ علیہ السلام
 عن ما ہو غایۃ الایمان و الاسلام بل علی اللہ حیث لم یجمل شریعتہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و قد قال اللہ تعالیٰ فی تجلیل شریعتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الیوم اکملت لکم دینکم
 و اتممت علیکم نعمتہ و الرضا قال اللہ تعالیٰ و تمت کلمتہ ربک صدقا و عدلا لہما
 التثبہ بالنصاری من اہل الکتاب فانہم یظنون یومنا من ایام السنۃ و یقولون
 ہذا یوم ولادۃ عیسیٰ علیہ السلام و بالہنو و فانہم ایضا یظنون یومنا من ایام السنۃ
 و یقولون ہذا یوم ولادۃ کننیا و تیر جمونہ بالہندیہ بجنم دن۔ میں نہیں جانتا
 یہ حسن بن علی کون ہو اور کس کا وزن کا رہنے والا یا کس باغ کا جتواری ہندوستان
 میں اس قسم کا تسمیہ بالمفرد متعارف نہیں شاید باب بیٹے کی اول یا آخر سے

کچھ قطع و برید ہوئی ہو۔ کتاب طریقیۃ السنۃ بھی ہم نے نہیں دیکھی مگر شتہ نمونہ ان
خوارے اس عبارت کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہو کہ حسن کھٹہ ملا وہابی تحفا
پڑھا وڑھا خاک نہیں جو کچھ زبان پر آیا مجذوب کی طرح بڑا مار گیا جسکو جاہا گالیوں
سنا دیں۔ اسکا اعتراف اکابر محدثین پر ہو۔ یہی حضرات مروج و مجوز مجلس میلاد
ہیں یہی شرع سے اصل صحیح نکالتے ہیں۔ یہی دن کی تخصیص لگاتے ہیں۔ اگر
کوئی امر سی زمانہ میں حادث ہوا اور سنت حکمیہ سے شمار کیا گیا تو اس سنت کا نکالنے والا
اور رواج دینے والا مشابہ ہوگا اور اس سے سلف پر کسی طرح کا اعتراف نہ ہو سکتا
جو چاہیے اس مقدمہ میں۔ من سن سنتہ الحدیث کو غور سے سمجھ لے اگر سلف کیسے مستحق
اعتراف نہ ہوتا تراویح و اجتماع مردم باہتمام تمام و ختم قرآن رمضان شریف کی راتوں
میں جو حضرت عمر کے عہد فیض مہدین ہوا ایک ایسا امر ہے جسے سب حسن کہتے
ہیں۔ اس سے کسی قسم کا طعن حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت عظمیٰ پر یا نہ نہیں ہوتا
اس قسم کا اعتراف جو باری تعالیٰ پر یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عام نہ ہوتا
ہو سوائے وہا بیان بے باک کے کوئی نہیں کر سکتا ۵

کیا غمزدہ ترا بر سر بیدار غضب ہو جلا و فلک بھی یہ جلا و غضب ہو
جو ہر قسم و کمینہ و بیدار غضب ہو سترتا بہ قدم وہ ستم ایجا و غضب ہو
نازافت و چشم ستم ایجا و غضب ہو شاگرد بھی ہو قہر جو استا و غضب ہو
بلبل یہ ترے واسطے فریاد و غضب ہو فریاد و نکر و مکیہ کہ صیا و غضب ہو
انہو ان شیطا طین ہا یہیت می پندار کیا حضرت آدم کی بھی اولاد و غضب ہو
غصہ ہو ترا قہر ترا قہر قیامت رنجش تری بیدار و بیدار و غضب ہو

شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ مجوزین سے ہیں۔ انکی تقریر یہ مقابلاً
مولوی عبد الحکیم نجابی ملاحظہ فرمائیے۔ اور یہ صرف اپنی ذات سے مجوز نہیں

بعض حضرات نے براہ انصاف صاف تحریر فرمایا ہے کہ نام شیخ عبدالحق قسطلانی
 سلاک مانعین میں سہواً داخل ہو گیا۔ مولوی محمد اشرف لکھنوی سلم حدیث نہیں
 جانتے تھے صرف معقولی تھے لکھنویں کیا علما کا قحط تھا جو کسی نے انکے سامنے
 استفتائیں پیش کیا ہوگا۔ عام دستور یہ ہے کہ عموماً استفادوں کا جواب علما سے فرنگی محل تحریر
 فرماتے ہیں اسکی ذیل میں صحیح جواب دوسرے لوگوں کا ہوتا ہے۔ مولوی محمد اشرف
 مولانا محمد نور قدس سرہ کے تلامذہ سے تھے علما سے فرنگی محل رفع الشکشانم
 سلفاً و خلفاً مجوزین سے ہیں۔ مولوی اشرف کے انکار کا منشا یہ ہوگا کہ وہ آخر
 عمر میں سید احمد صاحب کے مرید ہو گئے تھے پھر ایسے حضرات کا قول کہ تجار ختم
 محل نافعین ایسے شخص کا کلام مستنداً و اذکارنا جاہل ہے جو فرنگی مخالف کے نزدیک مقبول ہو
 اندون انہیں پر پٹنے لگے تیرنگاہ ان پر آہوں کی کون اب تیر باران تو سی
 عبارت فتویٰ جو لکھی گئی ہے وہ خود اس قسم کی نہیں ہے جس سے کسی قسم کا الزام ختم
 عائد ہو سکتا ہو عبارت منقولہ یہی ہے۔ چون در بلاد ہند مشرکین در تارنج میلاد و جشن
 محفل سرور منعقد کنند و امراتوران و ایران بتاتسی کفار ترک و ایران در تارنج میلاد
 خود و بزرگان خود جشن نمایند درین دیار محفل میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم و تارنج
 میلاد نمودن موجب تشبہ است باریاب اہوای باطلہ پس ہرعت قبیحہ خواہد شد و نیز
 آنانکہ درین بلاد محفل میلاد پیغمبر علیہ السلام می کنند اعتقاد دارند کہ در گردن این امور
 در ماہ ربیع الاول ثواب زیادہ است از یکا آوردن آن در ماہ دیگر اند اگر در ماہ
 ربیع الاول تنگ دست باشند بہرچہ کہ تصور گردوز استقرض بیا و گدائی و دست
 زوہ زرب دست آرد محفل منعقد سازند گو در ضمن آن تلف حقوق و جبیہ از کتاب از
 نامشروع شود و در ماہ رمضان و یا عشرہ ذی حجہ اگر توانا باشند و زرخصل انضر و یا
 میا باشند مجلس نبی آراہند و جبہ آن جزا ان نیست کمی نہ دارند کہ ثواب این خیرات

در ماه بیج الاول زیادہ است از ثواب آن خیرات در ماه مبارک رمضان عشرہ
 ذی الحجہ و این پند از مخالف نصوص نبی است علیہ السلام بالجملہ وضع شریعت محمدی
 علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بر سہولت و خفت است پس بدعت شریعت
 در چیزی باشد کہ در آن سہولت و خفت نبود و این البتہ قبیح بود و نہ حسن انتہی
 تشبیہ کی نسبت حضرت شاہ سلامت اللہ صاحبہ قس سرہ نے سائلہ اشاعہ السلام
 بہین بہت اچھا جواب لکھا ہے جس سے طبیعت پھر کٹ اٹھتی ہے۔ ہم اوس عبارت کو
 ملخصاً بقدر ضرورت اس مقام پر نقل کیا چاہتے ہیں۔ بعض ارباب ادیان حق
 ناشناس کہ اعادہ مجلس میلاد شریف را در ماه بیج الاول تشبیہ بجغم کنہیا و ادوہ روی
 بیاض و ہونامہ اعمال خود شان سیاہ ساختہ اند کجالب اسادت ادب پر ذمت اند
 و ازین بی باکان دریدہ دین و دینیت کہ رفتہ رفتہ تقبیل حجر اسود و طواف خانہ
 کعبہ را بوجاہ ہنویان و دھنا و رماد و گویہ نعوذ باللہ من تلک المفوت و الکفریات
 علاوہ تشبیہ در اعمال و عہد سال بفرق ضالہ مطلقاً ممنوع شرعی نیست الا اکثرہ اعمال
 دینیہ کہ خالی از فی الجملہ مشابہت نیستند جائز نباشند بلکہ ادا و تشبیہ ممنوع مشابہت
 ورام مذکور است و نیز منظور فاعل فعل قصد مشابہت بآن امر ممنوع باشد و خطا و سب
 قال فی البحر ثم اعلم ان التشبیہ باہل الکتاب لایکرہ فی کل شیء فانما ناکل و نشرب
 کما یفعلون اسما الحرام التشبیہ فیما کان مذموما و فیما یقصد بہ التشبیہ باقی ہی
 تعین ہلکی نسبت بہت کچھ عرض کر چکا ہوں۔ اہل اسلام سے فی حد ایک بھی
 یہ نہیں سمجھتا کہ رمضان عشرہ ذی الحجہ میں اگر مجلس کیاے تو اس کا ثواب کم ہوگا
 مگر بیج الاول میں مجلس کا ثواب بڑھکے ہو۔ ہٹ دھرمی امر آخر ہے۔ راجع ہٹ
 تریا ہٹ بالک ہٹ سنتے تھے یہ وہابی ہٹ ہے۔
 تو یوں گالیان شوق سے غیر کوئے ہمیں کچھ کہیگا تو ہوتا رہے گا

اور اگر کوئی شخص مال حرام سے مجلس مولود کرے گا ہرگز شتاب نہو گا یہ مجلس مولود کرے گا
منحصر ہے فرض کیجئے اگر کوئی شخص مال حرام سے حج کرے وہ بھی ثواب سے محروم ہوگا
صاحب اہ جنت عیارہ کس شمار میں ہے کیا پدیری کیا پدیری کا شور باہ
بھولی ہو گل کی نزاکت چہین بن بلبل اسنے دیکھے ہیں کہاں ناز و نرکت و
صاحب مائتہ المسائل مولوی حاجی محمد الحق صاحب دہلوی نو اسے شہاد
عبد الغریر دہلوی قدس سرہ مثل شاہ صاحب کے خود مجلس مولود کرتے تھے اور آپ
ذکر سیلا دہشتے تھے۔ اس زمانے میں ہزاروں آدمی ایسے موجود ہیں کہ خاص لوگ
دوس اپنے کانوں سناتے ہیں۔ مائتہ مسائل میں ہے۔ قیاس عس بر مولود و شریف
تعمیر محبت زیر کہ مولود ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت و سرور است
دور شرع اجتماع برای فرحت و سرور کہ غالی از منکرات و بدعات باشد آمدہ
بفرض محال اگر یہ حرمت مجلس سیلا و نبوی کے قائل ہیں جب بھی آپ اسے احتجاج نہیں
کر سکتے اس لیے کہ اوائل رسالہ مرآۃ بین آئے حاجی صاحب کی خوب دے کی ہو
صاحب تفہیم المسائل یوں کیوں نہیں کہتے صاحب غلط الکلام۔ شاید
یہ نام اس لیے زبان مبارک پر آنا ناگوار گذرا ہو گا کہ مولوی محمد عبد القادر صاحب
بدایونی نے اس سارے کے سیف الاسلام اسلول علی المناع بعمل المولد القیام
میں پرچے اوڑا دیے ہیں۔ میں نے رسالہ تفہیم المسائل آج تک نہیں دیکھا
بہت کچھ تلاش کیا احباب کو دور دور خط لکھا مگر لکھ نہ آیا یہ بھی معلوم نہیں چھپا
یا نہیں۔ اگر چھپا ہو تو کس مطبع میں۔ اگر ملا ناں کو اس رسالہ پر ناز ہو ایک نسخہ
ہمارے پاس بھیج دیجئے۔ دو ہفتہ میں اس کا جواب صواب پیش کروں تو میرا فہم
اوس خط بند روئی کٹائی کے وصف میں ناسخ ہمارے پاس میں دفتر بھرے ہوئے
مولوی صاحب کی لیاقت غلط الکلام و سیف الرحمن سے ظاہر ہو شک نیست

کہ خود بویہ نہ کہ عطار گوید۔ حسب طرح قصاب گوشت پیچھے پڑے پڑی پٹھا چھلی جا بجا
کاٹ کاٹ کر ایک حصہ پورا کرتے ہیں مولوی صاحب کتابوں کی عبارت کتر کے
رسالہ کی تکمیل فرماتے ہیں۔ اونکو اس قسم سمجھ نہیں کہ اس عبارت کو کس محقق لکھنا چاہیے
یا اس عبارت کو چونکہ اپنے مابوق یا مابحق سے تعلق ہوا دوسری عبارت کیوں
کتری جائے یا یہ مسئلہ چونکہ مجموعہ عنایہ غفرتی بہا ہی یا اس قول کا تخریج لوگوں نے
کیا ہے۔ پھر اسکے ذکر کا حاصل کیا ہے۔ مضمون نگاری تو یہ شخص جانتا تاکہ نہیں کہ اس کا
نام ہے البتہ گالیان خوب مشق ہیں۔ اندرون کتابوں کے دیکھنے سے
ہندوستان کی سرکالطاف آتا ہے۔ پھر ایسا شخص لائق نہیں جس سے آپ قابل احتجاج کرے
بعض شعرائی راہ سنت میں اپنی جودت طبع سے مولود کی حریت
نظم کیا ہے خشک بالندہ بروزہ اگر یہ کندہ کرا یا دہندہ۔ آپ کو ان اشعار کے
لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایسے شخص کا کلام سنا لکھا جاتا ہے جو مستند ہو۔ ہم
سچ کہتے ہیں کہ آپ کی تحقیق کا پایہ ایسے شاعروں بدرجہ بالندی۔ مجاہد خوشام آتی ہے
ناب کی خوشام سے مجھے کسی قسم کا نفع تحیل ہے۔ خیر مجھے اونکی بھی خبر لینی ہے۔ فرماتے ہیں

لہ

چند باتوں کو کیا بیان آشکار
یہ بھی بدعت سے غرض آباد ہے

الغرض بدعات تو ہیں بے شمار
مجلس مولہ جو یاں ایک باد ہے

جواب

دوسرے بدعت کو بھی شرکت نہیں
دیکھیے تخریج بھی موجود ہے
جانتی ہے جن کو دنیا مستہر
منکر و اب چھوڑ دولاں و کراں

مجلس مولہ کبھی بدعت نہیں
سنت حکیم یہ مولود ہے
حافظ و علامہ ابن حجر
کرتے ہیں تخریج کیسی صاحب

رکھتے تھے کیون صوم عاشور اور بول
 شکر باری تھا فقط پیش نظر
 کیا نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ
 آپ ہی ہیں ہاومی راہ خدا
 باعث احباب و عالم آپ ہیں
 جب کہ اس تخلیق سے کس کچھ ہوا
 جسکو غسل مجلس مولود ہی
 اور سینے یون سیو طی نے کہا
 جب عقیقہ ہو چکا تھا ایک بار
 ہمکو بھی لازم ہی اس تخلیق پر
 بزم پر انوار میلاد نبی
 وضحیٰ میں پڑھہ سلیقہ شکر کا
 یا کہ میلاد نبی نعمت نہیں
 کر کے قول ابن جریرمی پر نظر
 مژدہ میلاد جب اوسنے سنا
 جاریہ جس نے خبر اگر یہ دی
 جب کہ دو شنبہ کی آجاتی ہریت
 مجلس مولود جو کوئی کرے
 یہ نتیجہ ہی میری تفسیر کا
 مجلس مولود کی جو بنیاد ہی

محتاجو آمین ہو و بول بفضل
 روزہ رکھا آپ نے یہ جان کر
 آپ نے ہمکو سکھائی بات بات
 آپ ہی ہیں مگر ہون کے رہنا
 باعث تخلیق آدم آپ ہیں
 ہمیں وجہ ہو گیا شکر خدا
 صرف اوسے شکر خدا مقصود ہی
 آپ نے اپنا عقیقتہ خود کیا
 اس اعادہ میں تھا شکر کردگار
 جان و دل سے شکر خلافت بشر
 ہی ادا ہے شکر احباب و نبی
 ذکر نعمت ہی طریقہ شکر کا
 یا کہ بدعت شکر ہی سنت نہیں
 بولمب کے حال پر اب غور کر
 تھا چچا سنتے ہوئے خوش ہو گیا
 کر دیا آزاد اوسے کی یہ خوشی
 ہوتی ہی تخفیف اوسے امی نیکذات
 کیون نہ دامن درمقصود ہے
 اور حاصل ہی میری تحریر کا
 شکر ہی سے انضرض آباد ہی

حاصل کی جب وضع کا اوسے مقام ہو تو میں تعظیماً کھڑے سب خاص عام

جواب

سینہ سرگز نہیں ہے یہ قیام کہتے ہیں اس کو حسن عالی مقام

ولہ

گو یا حضرت آسمانہ کا چمنور اور حضرت کامیہ ہی وقت ظہور
اس ادب میں ہو گئے خود بے ادب اس شاعت کو نہ سوچے اعجب
امر یہ پر دے کا ہی مستور ہے سامنے سب کے نہیں منظور ہے

جواب

تیرہ سو جس واقعہ کو ہو گئے سمجھو گے اس کو تحصیلِ بسانے
جھوٹی تمت اور بچہ ترک ادب اس شاعت کو نہ سوچے اعجب

ولہ

مشریہ کی طرح ہی بوجہ ملیج جس میں سمجھے حسن ہی وہ قبیح

جواب

آپ کا یہ فہم ہی رسم کیا کہین اختلاطِ عسل مایو و اکہین
فرق ہا باشد میان این دو آن مرثیہ حضرت کمان اور یہ کمان

ولہ

روشن اس عبت میں ہی یہ روشنی اور بنیٹے کی بھی ہی بنیٹے سنی

جواب

روشن اس بعثت میں ہی یہ روشنی آپ نے یہ بات بے معنی کہی
ہاں بنیٹے اور میلاد نبی صاف ہی یہ افرائے مفری

ولہ

کیا کہوں یہ دوستی کیسی بنی دوستی بے خرد خود دشمنی

جواب

ہاں وہاں ترکِ حسد کن باہمان ورنہ اہلیے شومی اندر جہان

ولہ

اس میں منبر بھی کیا احداث ہے
اک نبی خانہ ہوا ایسا دہر
راضیوں سے بھی یہ بڑھکر ہو
کیا کہوں انکی بھلا میں بوجھ پر
وین میں جو ہر کوئی مختار ہو
کیا رہی پھر میتِ ارشادِ بول
جو محبت سے کرے جائز وہی
سیکڑوں خانہ غرض بنیاد ہوں
مذہب باطل ہوئے جتنے غرض
چھوڑ دی وہ قید جسکے تھے اسے

اہل بدعت کی یہی میراث ہے
بدعت نو سے رکھی بنیاد ہے
ان کے نقشے دیکھ کر وہ رو گئے
دل کے اندھے ہیں نہیں سمجھ جتنے
جسکا جو دل چاہے سو تیار ہو
جو رسالت ہو گئی سب کو حصول
صاحب خانہ کی کیا حاجت رہی
اہل خانہ سے نہ گو آبا د ہوں
اس سمجھوں کی تھی یہی اصل مضمون
ہو گیا ہر جا بے احباب و فقیر

جواب

اس میں منبر گر کیا احداث ہے
حضرت حسان نے صوفِ مصطفیٰ
خود وہاں موجود تھے خیر الانام
بلکہ ہر اہتمام شانِ ذکر
خوب مجلسِ مجلسِ مولود ہے
مجلسِ مولود کو دستِ رواج

اہل بدعت کی نہیں میراث ہے
عین منبر پر پڑھا تھا بر ملا
نصب منبر میں رہا اب کیا کلام
آپ سے مروی ہی منبرِ آنِ ذکر
اسکا جو منکر ہو امر و دوا ہے
کیون ہو اس میں سید کا تزلزل

کیون ہو پھر فیصل حسن ایجناب
عظمت ذکر نبی پاک ہو
آن سر پیغمبر ان بحسب صفا
بود ذکر غنم و صوم و اکل او
چون رسیدندی بدان نام خطاب
روناوندی بران وصف لطیف
امین از فتنه بدند و از شکوه
در پناه نام احمد تجبیر
نور احمد ناصر آمد یار شد
نام احمد داشتندی مستهان
از وزیر شوم راسی و شوم فن
گشته محروم از خود و شرط طریق
تھے جو تعظیم نبی مین مستعد
بہر تذکیر حدیث مصطفی
پھر کوئی گھر بھی جو ایسا ہو تو کیا
گردگان حب و تو گنبد آمدی

مجلس مولد حسن ہر ای جناب
نصب منبر بھی جو ہو کیا پاک ہو
بود و رانجیل نام مصطفی
بود ذکر حلیہ ہا و شکل او
طائفہ نصیر انیان بہر ثواب
بوسہ داوندی بدان نام شریف
اندرین فتنہ کہ گفتہ آن گروہ
امین از شر امیران و وزیر
فصل ایشان نیز ہم بسیار شد
و ان گروہ دیگر از نصیر انیان
مستهان و خوار گشتند از فتن
مستهان و خوار گشتند آن فریق
مالک خوش خوا امام مجتہد
اس کے پاس ایک تخت خاص تھا
بیٹھتے اوس پر تھے اسکے سوا
ایکہ دور از عشق احمد آمدی

ولہ

اپنے یان شادی کنھیا کا ولود
حضرت عیسیٰ کا جو مولود ہو
من تشبہ قوم بین اعمال بین
ان کے بھی مولود کی ہر یہ خوشی

کرتے ہیں ہر سال کفار و ہنود
اور نصاریٰ مین ہی موجود ہو
کرتے ہیں وہ بھی بڑا دن سال مین
حضرت عیسیٰ بھی ہیں بیشک نبی

کس لیے الزام ہو اور نہ ہی بڑا
بلکہ اول ہی بڑا دن چاہیے
حضرت عیسیٰ کے ہونے سے امید

حضرت عیسیٰ کا ہی یہ دن بڑا
اپنے بانیان لازم اسے ٹھہرایے
اسمہ احمد ہوئی سب کو نوید

جواب

لام ماضی کس طرح ساکن ہوا
اور کچھ سنی بھی سمجھے ہیں حضور
فرق مابین لزوم و التزام
کر لے زمین ہندو طواف ہنوں
دین عیسیٰ سے مجھے کیا واسطہ
اعتراض ایسا جو تھا نہ نظر
صوم عاشورا تو تھا فعل ہو
ہر برس اس روزہ کو رکھا کیے
بدرگستاخی کسوف آفتاب
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق

من تشبہ آپ نے کیوں کر کہا
کس تشبہ سے ہوا بچنا ضرور
اس جگہ پر یاد رکھو اے نیک نام
پھر طواف کعبہ ناجائز نہ جان
کیوں نصار کی ہو لازم قہدا
معارض ہوتے رسول اللہ پر
آپ نے پھر کیوں کیا فعل ہو
بلکہ اپنے کو احق فرما گئے
شد عزازیلی زجرات و باب
گرد و اندر وادی حیرت غریق

ولہ

حضرت ابراہیم بھی مرسل ہے
جد اعلیٰ تھے رسول پاک کے
اونکا تھا مولود کرنا بخیر و بر

اور ابو اسلمہ خلیل اللہ تھے
ہی ظہور احمدی اوس صل سے
حیف حضرت سے نہ ہو گا ظہور

جواب

اگر کسی باعث سے کیجے کوئی کام
روز عاشورا کا اگر روزہ رکھا

ہو نہیں سکتا ہی اوسین افزان کام
سید الکونین نے اسی باصفا

اس قسم کا کوئی کام
نہیں ہو سکتا
اس شخص سے
قرآن پر عمل کرنے
چھوٹا یا بڑا سنت
میں اگر وہ
فقیہ اور عالم
جب اس لیے گیا
ان کے بعد اس کا
ہی کہنا کہ غیور
پیشوا والا ہی
کہ سکتا ہے کہ
ترکیب غلط
معاذ اللہ
غلام جبریل کا
انتساب میری
کی طرف سے
معاذ اللہ

آپ پر لازم نہیں آتا کبھی
یعنی جس دن نوح نے پانی نجات
روزہ ہاے نوح و ابراہیم بھی
یا کہ ابراہیم نے اہل باصفات

ولہ

حیف جس میں یہ محبت ہو تمام
صدق سے صدیق نے یکساں بھی
حضرت فاروق و ذوالنورین نے
حیف اس ماہ بیچ کی سب بہار
یا محبت میں کہو او نکی قصور
اون میں یا ماہ بیچ آتا نہ تھا
کوئی شق اس میں کر تو تم اختیار
وہ کیا اصحاب نے کیونکر نہ کام
مجلس مولد وہاں اصلا نہ کی
مرفی اور حضرت سبطین نے
کھوئی اور مجلس کی اون کی بار
یا عبادت میں کہو رکھتے فتور
رسم بدعت یا کہو بھاتا نہ تھا
چھوڑو بدعت یا ہودل میں شرم

جواب

لغوب تقریر ہی یہ آپ کی
سال میں آتا تھا جب ماہ صیام
نعمت البدعتہ او سے فراتے تھے
صدق سے صدیق نے اک سال بھی
حیف اس ماہ مبارک کی بہار
یا کہ روزے میں کہو او نکی قصور
اون میں یا ماہ ضیام آتا نہ تھا
کوئی شق اس میں کر تو تم اختیار
جسکو سنکر سب کو آتی ہو ہنسی
حضرت فاروق کرتے تھے قیام
اور جماعت سے او سے پڑھواتے
او سکی جانب کچھ توجہ تک نہ کی
مفت میں ضائع ہوئی ہو بار بار
یا عبادت میں کہو رکھتے فتور
امر بدعت یا کہو بھاتا نہ تھا
چھوڑو بدعت یا ہودل میں شرم

ولہ

کہ گئے چنانچہ ختم المرسلین
ہو مخاطب جانب اصحاب دین

عین الزمان
سنہ
اون کی بار
چونکہ

اہل سنت ہیں اسی تسلید پر ہی مخالف فی الضلالۃ ہالاک	قامت و ابجدی ابا بکر و عمر فیکم الثقلین اسے تارک
جواب	
جو کہ دشمن ہی بطالت میں آوے منتسب کسی طرف ہوگا خلاف گر دلیلت باید از وی رو متاب	جو مخالف ہی ضلالت میں آوے جب ہوئی تخریج اسکی صاف صاف آفتاب آمد و لیل آفتاب
ولہ	
اس بیان میں اوں کو بھی کر لو شمار	مجلس سراج جو دی ہو قرار
جواب	
ہوگا ذکر مصطفیٰ بعثت کمین	ذکر معراج نبی بدعت نہیں
ولہ	
ذکر حضرت میں ہمیشہ تر زبان	اہل دین رہتے ہیں خود دائم بیان
جواب	
مست ذوق حب شاہ مرسلان ہی محب کے واسطے انوار ذکر ذکر مجلس یا بہ نزوت خوبست پھرتے ہیں جب کو فرشتے ڈھونڈتے ذکر میرا جنے مجلس میں کیا ایسی مجلس میں جو ہر اوس سے ہو شکر حق ہی ذکر میلاد نبی منکر اسکا عقل سے کو سون ہو وفا	اہل دین رہتے ہیں خود دائم بیان پھر علامت حب کی ہو اکثر ذکر بزم مولد مجلس ذکر نبی ست ذکر کی مجلس کے میں وہ مرتے ہی بہت مشہور فرمان خدا یا د کرتا ہوں میں ایسے شخص کو اور جب یہ بات ثابت ہو چکی اور شکر حق ہی ذکر حق ضرور

کیا رہا اب اس میں شک امی مدعی

ولہ

ہی رسول اللہ کو پس دل پسند
جس سے ہم معلوم سیکو خیر و شر
ذکر حضرت اس میں ہمیشہ حصول
جو کہ زین ماہ بیع ایک دہسم
صدقہ و خیرات و صلوات و صلیام
خاص او نگو غیر ممنون اجر ہو

بیچ فحشی ذکر یا با ننگ بلند
ہی بیان و عظم حضرت کا سیر
درس قرآن و احادیث رسول
جمعہ اور عیدین اس میں کیا ہیں کم
جتنے میں سال کے تمام
اجر ہیں اس میں رسول پاک کو

جواب

اسکے شکر میں تمامی اہل الفضول
کرتے ہو انکار جس سے سرسبر
مجلس میلاد میں ہمیشہ حصول
اور اس سے بڑھکے میں کچھ کہلان
میں نے مانا ذکر ہیں سب گجان
وہ تو ان افکار میں مفقود و ہر
ان سے کیا نسبت بھلا اوں فکر کو
اور اوں کے اور ہی کچھ طور میں
جمعہ و عیدین کو کیا واسطہ
شکر میں اوں کے یہ تھا طوری
بعد ختم و درادھر کرتا رجوع
کرتے تھے کشتراوی کو خلتا

اہل دین میں ذکر افضل رسول
مجلس مولود و ذکر سیر
درس قرآن و احادیث رسول
پھر جو کچھ رکھتے ہو عقل و وفون
و عظم ہو یا درس ہو یا ہواذان
شکر مولود جو یہاں مقصود ہو
پھر محض مقتضائے حب جو ہو
ان میں تو حیثیتیں کچھ اور ہیں
جو بیع پاک کو ہی رابطہ
کوئی نعمت جب کبھی واقع ہوئی
جو زمانہ مثل سنگام و قوع
بہر شکر حضرت پروردگار

مجلس میلاد
مولود و ذکر سیر
درس قرآن و احادیث رسول
پھر جو کچھ رکھتے ہو عقل و وفون
و عظم ہو یا درس ہو یا ہواذان
شکر مولود جو یہاں مقصود ہو
پھر محض مقتضائے حب جو ہو
ان میں تو حیثیتیں کچھ اور ہیں
جو بیع پاک کو ہی رابطہ
کوئی نعمت جب کبھی واقع ہوئی
جو زمانہ مثل سنگام و قوع
بہر شکر حضرت پروردگار

ہاں نظیر اسکی اگر منظور ہی روزہ دوشنبہ و عاشور ہی

ولہ

ہی پیہر کا عدو وہ دوزخی
ہیں نصاریٰ کے یہاں خود سنگون
گو کرے مولو دسو وہ بوالفضل
واسطے دنیا سے دون کے جیا
انے کب خوش ہو رسول مستطاب
چپکے دو محتاج کو کیا اوسکا حرف
سنت نبوی سے ہو صد ننگ عار
لیکے سنت نہ ہو ہو جبین عار
ننگ لاوین اس میں بدتر از بھاج

دشمن حق سے کرے جو دوستی
چھوڑ سکتے ہیں نہیں دنیا و دن
کب ہو ایسے شخص سے رخصی سول
لاتے ہیں تعظیم کا فر کی کجا
جینہ دنیا کے طالب ہیں کلاب
مجلسوں میں جس قدر ہوتا ہے صرف
مجلس مولو دکا ہی کار و بار
جو کہو مولو ذکر ڈالین ہزار
ہو نہ بیوہ کا کبھی ثانی نکاح

جواب

منصفون سے چاہتا انصاف ہوں
حاکمون سے یا کہ رسم و راہ ہو
بحث میں مولد کی اونکر دخل کیا
انہیں کیا تخصیص ہو اوس شخص کی
خیر ہی یہ اس میں کیوں انکار ہو
ستحق رحمت رب کریم
ایک کی خاطر چھٹے کیوں سرا

یو چھتا اہل خرد سے صاف ہوں
حب دنیا ہو کہ حب جاہ ہو
یا نکاح بیوہ کا ہو سلا
یا کرے جو بزم میلاد نبی
چپکے کچھ دنیا کسی محتاج کو
بزم مولد بھی ہو اک خیر عظیم
پر نہیں ہنسیر مانع خیر کا

جب ہنسنے شکرین کی کیفیت اونکی تصانیف کا حال او دھیر کر بھینک دیا
تو ہم نہیں چاہتے کہ ان قل اعوذ یون کے مقابلہ میں اکابر محمدین

یا اونکی عمدہ تصانیف کا ذکر کیا جائے۔ مگر وہن میں یہ بات آتی ہے کہ امین آپ یا
 آپ کے حواریوں کو یہ خیال نہ کہ اگر مجلس سیلا و سنت حکمیہ ہوتی تو خواہ مخواہ محدثین اس کے
 مجوز ہوتے اور نہ فتاویٰ یا رسائل یا کتب میں اس کے جواز کا ذکر ہوتا یا خاص اور
 رسالے لکھے ہوتے اس لیے مجبوری چند اکابر دین کی تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے
 ملاحظہ فرمائیے۔ قوی حافظ ابو الفضل بن حجر عسقلانی۔ رسالہ علامہ سیوطی بجا
 قاکمانی۔ الانوار و صباح السرور و الافکار فی مولد النبی المختار تصنیف علامہ ابو الحسن احمد
 بن عبد اللہ البکری۔ کشف الظنون میں ہے کہ کتاب جامع مفید جمہا لیتقر فی شہر
 بیج الاول۔ الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم تصنیف علامہ ابوالقاسم محمد بن عثمان اللؤلؤی
 الدمشقی۔ مصنف علامہ نے اسکو مختصر کر کے اللفظ الجلیل لمولد النبی الجلیل نام رکھا۔
 المولد الروی فی مولد النبوی تصنیف ملا علی قاری۔ موعود الکرام لمولد النبی علیہ السلام
 تصنیف شیخ برہان الدین ابراہیم جرمی۔ مولد نبی علیہ السلام ترکہ منظوم سلیمان بنوی
 یہ سلطان بلدام بایزید کے ہاتھ لکھے بلا دروم میں ایسے منظوم کوٹھتے ہیں بہت لچکون
 نے اگرچہ منظوم کیا مگر اسکی قبولیت کو کوئی منظوم نہ پونہا۔ جامع الآثار فی مولد نبی
 المختار تصنیف علامہ شمس الدین محمد حافظ بن ناصر الدین دمشقی اسکی تین جلدیں ہیں۔
 المولد الصادی فی مولد الہادی۔ اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق عین کی تصنیف محمد
 التعریف بالمولد الشریف تصنیف علامہ حافظ ابن جزری۔ بھر علامہ نے اسے مختصر کر کے
 عرف التعریف بالمولد الشریف نام رکھا۔ ومنتظم تصنیف علامہ شیخ محمد بن عثمان۔
 بھر علامہ نے اسکو مختصر کیا۔ سید عقیف الدین نے چند مولود جمع کیے۔ کتاب مولود
 علامہ برہان محمد ناظمی۔ فتح احمد حسبی وکفی فی مولد المصطفیٰ تصنیف شیخ ابوالصفا۔
 مولود منظوم علامہ شمس میاطی جنکو ابن اسینا ملی کہتے ہیں۔ ارجوزہ علامہ
 برہان بن یوسف قاقوس اس میں چار سو بیت ہیں۔ رسالہ مولود و حافظ زین الدین

عراقی ایک جزو کار سالہ ہو۔ رسالہ مولود و حافظ سخاوی یہ بھی ایک جزو کار سالہ ہو۔
 النفعۃ الغنبریہ فی مولد خیر البریہ تصنیف علامہ محمد الدین ابی طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی
 شیرازی۔ رسالہ علامہ ابن جوزی۔ رسالہ مولود و علامہ حسن بن عبد الکریم شافعی مدنی المشہور
 بحضرت ربیعہ یہ رسالہ مشہور و متعدد اول مقبول طبائع خاص عام جو سبکی شرح فتح اللہ العلیہم
 الستار الخبی ہو کچھ انھیں پنج حصہ نہیں ہو بہت محدثین نے اس طرف توجہ فرمائی ہو
 جکا فکر باعث تطویل ہو۔ ہندوستان میں علامہ حافظ نیر حسن علی محدث لکھنوی و
 مولانا شاہ سلامت اللہ بدایونی رحمہما اللہ تعالیٰ نے مولود کے رسالے لکھے پھر
 بہت سے لوگوں نے توجہ فرمائی مگر ہنوز احتیاج اس امر کی باقی ہو کہ کوئی رسالہ جامع حاوی
 روایات صحیحہ بان اردو میں لکھا جائے۔ اس تصنیف میں ایسا شخص اپنے بے باقوت
 صرف کر کا جو ازل میں اس خدمت کے انصرام پر موقوف ہوا ہو۔ باقی رہے محدثین
 مجوزین میلاد جنکے خاص سائل میلاد کے ہمارے نظر سے نہیں گذرے یا کسی کتاب میں
 اس کا ذکر نہیں دیکھا اوں کا حصر نہیں ہو سکتا بعض کے نام نامی تو آپ نے منکر بن بن
 لکھ دیے ہیں جس کا حال سننے عرض کیا مابقی کے اسماء گرامی کا لکھنا باعث طویلالت ہو۔ اس لیے
 اس موقع پر اس قدر گزارش کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ اگر مقابلہ حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن
 اسمعیل المعروف بابی شامہ شیخ امام نووی و علامہ شہاب الدین بن حجر مکی سیفی۔ جو مجوزین
 سے ہیں۔ آپ کسی منکر کا نام لے سکتے ہیں بسم اللہ۔ خیر اس سے بھی کھٹا کر ہم
 کہتے ہیں کہ آپ کسی ایسے عالم کا نام لیجیے جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مجوز میلاد
 نبوی کے ہم پایہ ہو۔ قصہ مختصر اگر حیرانگہ ہاتھ میں لیکر دھونڈ جیسے تو کوئی حافظ
 محدث منکر نظر نہ آئیگا۔ ایرے غیرے اگر لاکھ بکین یا اپنا دماغ چاٹیں تو اوں کی سنتا
 کون ہو عوام کا لالچام کے اقوال نہ ہماری نظر و عین کسی قسم کی وقعت رکھتے نہ
 اوں کے کہنے سننے سے ہم محدثین مجتہدین کو مبتدع و ہوا پرست کہہ سکتے ہیں۔ چہا اگر وہ

مبتدع ہیں تو اونکی اسانید اونکی تحقیقات و تصنیفات کو نامقبول سمجھے پھر دیکھیے
علم حدیث کو اس کس قسم کا زہر پونچتا ہے۔ جس طرح شیعوں کے مناظرہ میں ہم لوگ
صحابہ کرام کا نام لیتے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ گستاخی سے نہ پیش آئیں۔ اسی طرح
وہابیوں کے مقابلہ میں محدثین و مجتہدین و شیوخ طریقہ کے فکر سے دل گھبراتا ہے
کہ وہ اونکی جناب میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ جب بحث
برعت کے حسن و قبح میں پڑی اہل حق کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے
استننا ہوا بعض حضرات کس گستاخی سے پیش آئے چنانچہ اس مقدمہ میں صہاب الحق
الصریح عن احکام الحديث حسن البقیع کی عبارت جو سابقہ لکھی گئی ہو آپ کے ملاحظہ
گذری ہو۔ ایک صاحب لکھتے ہیں بعد اسکے نوین صدی میں ابن جزری کی
بدولت اوسکے جواز فی رواج پایا اوسکے بعد سخاوی اور سیوطی وغیرہما بطور
بھٹیہ حال کے متبع بن جزری کے ہوتے رہے کیا بھٹیہ حال عرف میں دشنام
رشت نہیں ہے کیا بھٹیہ حال بے سمجھے ہو جیسے بے تحقیق کی جگہ مستعمل نہیں ہے۔
خیر آپ نے کسی کا نام لیکے صاف صاف گالیاں اگر یہ نہیں سنائیں مگر گول گول
تقریر سے تمام مجوزین کو مبتدع و ضال تو ٹھہرا دیا یہ گالی نہیں تو کیا ہے آج محمد شریف
مقابلہ میں صاحب راہ جنت و صاحب اسنت و صاحب تفہیم المسائل کو پیش کیا
کیا اس سے آپ کو تو بدین منصوبہ نہ تھی۔ ہم ان منکرین سے مولوی کرامت علی جوہری
مولوی منظرہ کریم لکھنوی مولوی کریم اللہ دہلوی مولوی فرید الدین دہلوی کو بدرجہا
قابل و ذی علم سمجھتے ہیں۔ سمجھنے فرض کیا کہ آپ لوگ امیر نواب صاحب خطاب
ڈپٹی کلکٹر ہیں ہم غریب محتاج پریشان حال۔ پھر کیا اس سے آپ لوگ چھپڑ
کھڑے ہو گے موتیں گے۔ ہمارے اکابر کو برا بھلا کہہ کے ہمارا دل کھائینگے
اور ہم چپکے سنتے رہینگے۔ اگر ہم آپ سے مانگتے جائیں آپ جو کچھ چاہتے فرمائیے۔

بیٹھے جٹھاے کیون برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جب آپ لوگ جمع
 و محفل میں ہم لوگوں کو متبع اہل ہوا فاسق فاجر کا فرشتہ کہنے لگے ہم لوگ علی حد
 ہو بیٹھے پھر آپ لوگوں کی طرف سے رسالوں کی بھرمار شروع ہوئی ہزاروں کلمات
 ناشائستہ نظر سے گزرتے رہے مگر سکوت کرتے رہے۔ آخر بے باکی کا کچھ کانا ہوا
 اب امام اعظم علیہ الرحمہ کی نسبت کستہ گستاخی کے کلمات چھپ رہے ہیں۔ یہاں نظر نہیں
 ملاحظہ فرمائیے پھر کہاں تک دست بدست بیٹھا دیکھا کروں یہ
 دل ہی تو ہر نہ سن گشت دے نہ کہے رو دینگے ہم ہزار بار کہو گوی تائے کیوں
 آگ بھڑک گئی جب تک اچھی طرح باقی چھوڑا جائے مجھے نہیں سکتی مجبوراً منہ بھی جوابا
 قلم کو اٹھایا۔ ایسے پر شور و وقت میں حفاظت خود اختیار می ضرور چاہیے سرت
 آپ کی عالی خدمت میں ہی قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ آپ آخر سال میں تھے میں
 غرض کہ ذکر اذکار ماثورہ عبادت حسن لذاتہ میں اور ذکر میلاد حضرت خیر البشر علیہ
 الف الف صلوات کا انجملہ اذکار ماثورہ سے ہے۔ اور جب شامل ہوں یہ بدعت
 کہ تو قبیح لغیرہ ہونگے مثل صوم ایام محرمہ للصوم کے کہ فی نفسہ صوم عبادت حسن لذاتہ
 ہے۔ اور قبیح لغیرہ بسبب رکھنے اوسکے کے ایام محرمہ للصوم میں ہے۔ اب جب اس
 قبیحہ سے وہ خالص ہو گیا وہی حسن اوسمیں باقی ہو ایسے ہی ذکر میلاد حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ فی نفسہ حسن و محمود و عبادت ہے جب شمول بدعت قبیحہ کا
 اوسمیں ہو گیا وہی نجس اوسمیں آگیا اور ہو گیا یہ قبیحہ لغیرہ پھر جب وہ اون بدعت
 محرمہ سے خالص ہو گیا وہی حسن اوسکا اوسمیں باقی ہے۔ سو جو من پاک و عقیقہ و
 کو لازم و واجب ہے کہ ذکر میلاد حضرت خیر البشر کہ عبادت ہی کے طور پر اوسکو
 کیا کرے یعنی جیسے اور عبادت میں مثل نماز و روزہ و تلاوت قرآن مجید حدیث
 شریف و ذکر و وعظ و نصیحت وغیرہ کے اسکا بیان کیا کرے بلا کسی تخصیص

خاص کے بموجب الدین انصیہ کے کہ لوگوں کو حضرت کا احوال خیر مال سنانا اور ان کو اوسپر
 آگاہ کرنا اور اوسپر رغبت دلانا مقصود و شارع علیہ السلام کا ہے۔ فہذا ہو المدعی اور عکس و سکا
 بموجب خسران و وبال کا اور انتہی ملخصاً بقدر الحاجۃ۔ الحمد للہ کہ مخاطب کے دل پر ہماری
 تحریر کا اس قدر اثر تو ہوا کہ ذکر میلاد کو منجملہ اذکار ماثورہ کے سمجھا۔ ۵
 جہن بنجا یہاں تک باغبان خون بسیل کہ آخر رنگ ہو کر بھوٹ نکلا چہرہ گل سے
 ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ذکر میلاد منجملہ اذکار ماثورہ ہے جو بدعات مذمومہ سے خالی ہے
 وہ حسن لذاتہ اور عبادت ہی بدعات مذمومہ کے امتزاج سے قبیح لغیرہ ہو جائیگا۔ اگر
 یہ بات پہلے کہی ہوتی تو مجھے اس قدر سمجھانے کی ضرورت کیوں داعی ہوتی۔ ہضما
 کیجیے کہ رسالہ کا نام صریح کہے دیتا ہے کہ حضرت مخاطب نفس مجالس ذکر میلاد کو برا
 سمجھتے ہیں۔ آپ نے بدعت کی بحث میں ناحق جزو کا جزو سیاہ کیا۔ مجلس میلادین
 جو لوگ بدعت مذمومہ شریک کرتے ہیں آپ کو اون بدعات کا بیان کرنا تھا پھر اسکی
 قباحت بیان فرما کے لوگوں کو روکنا تھا پہلے تو آپ نفس مجلس کو بدعت کہتے
 آئے اب منجمل کراد سے منجملہ اعمیہ ماثورہ فرماتے ہیں۔ ۵
 کی میرے قتل کے بعد اوسے جہاں سے تو ہاے اوس و دیشیان کا پشیمان ہونا
 آپ ہی انصاف فرمائیں کہ جو شخص ناز بے طہارت یا بدون تقدیل ارکان کے
 پڑھتا ہو نماز کے شرائط و مفسدات صلوٰۃ اوسکو سمجھا سے جائینگے یا نفس نماز کی
 حرمت بیان کی جائیگی۔ اگر آپ سچ حج نفس میلاد کو جو بدعات سے خالی ہے منجملہ
 اذکار ماثورہ سمجھتے ہیں۔ تو پھر آپ نے سنڈا ایسے لوگوں کا نام کیوں لکھا جو مجلس میلاد کے
 نام سے جلتے ہیں۔ جیسے مولوی بشیر الدین قنوجی وغیرہ کیا آپ اوسکے عقائد اور
 اوسکے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ یوں کابل تو امر آخر ہے۔ خیر بعد خرابی بصرہ
 آپ کو نام کی اصلاح کا خیال تو آیا۔ قرۃ العیون میں آپ نے رسالہ کا نام یوں

تحریر فرمایا۔ مرزا شمس الدین علی قزوینی دفع ظلیہ مجلس المولدیہ۔ بیستہ الکتب۔
نام لٹھے بھر کا سی۔ بے معنی سی مگر بیستہ کذا سی کی قید تو لگی ہے۔ یہ کہنے کا موقع تو ہے کہ
ہم نفس مجلس کو برا نہیں کہتے۔ مگر اسمین بھی قنوجی کا مذکور ہے یہ نہ سمجھے کہ میرا
مقصود کیا ہے اور نام کسا لیتا ہوں۔ ایک مچھلی تالاب کو گندہ کرتی ہے۔ اگر آپ
اس دعویٰ میں صادق ہوتے تو بے شک ان لوگوں سے دامن کشان
ہو جاتے اس سازش سے تو دال میں کا لاناظر آتا ہے۔
ولا تل المحب لا یخفی علی احد کمال المسک لا یخفی اذا عبقا
بہر حال یہ ہماری محنت کا اثر ہے جو آپ کے مونہ سے مجلس لو کو عبادت کمال دیا
خاص اس بیان میں آپ ہم سے کچھ خلاف نہیں ہمارا مقصود بھی یہی ہے جو آپ کہتے ہیں۔
وادی مجنون میں اولیٰ جو کھیل کی قوم نالہ زنجیر نکلے گا تری خلخال سے
یا یہ عجز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ ایسے منکر کے منہ سے حق کلمہ
کمال دیا فنون مجید صلی اللہ علیہ وسلم وبعجزانہ۔ جب اس تحریر سے یہ بات ثابت
ہو گئی کہ آپ بھی مجلس مولد کو جائز سمجھتے ہیں بشرطیکہ منہیات سے پاک ہو تو پھر ہم
آپ کیون جھگڑنے بیٹھیں میں سنتا ہوں کہ آپ کو بھی دعویٰ حنفیہ ہے اور آپ ہمیشہ
مسائل میں مابیان ہند خلاف ہے۔ تو پھر آئیے ہم آپ بالاتفاق خم ٹھوک کے مخالفین
مقابلہ کا اشتہار دیدیں۔ ہم لوگ ناحق آپس میں کیوں لڑ کر زخمی ہو جاتیں۔ آپ دمی
ثروت ہیں آپ سے دین کو خاصی مدد نہ چکی۔ خدا کی قسم یہ بات ہم اپنی نیک نیتی سے
بلیا ط مصلحت وقت عرض کرتے ہیں جسے آپ بھی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں ماننے نہ ماننے کا
آپ کو اختیار ہے۔ ہم آپسے اپنی گلو خلاصی نہیں چاہتے نہ ہمیں فی ذاتہ آپ کے مقابلہ کی کچھ دہر
اچھ رہے کہ یہ زمانہ جو صلی ہمارا اکابرین مجوزین میلاد سے خالی نہیں۔ جامع البرکات حضرت
مولانا حافظ ابو الحسنات محمد عبدالحی حنفی محدث لکھنوی مجدد و ماتہ ثالث عشر سے اس زمانہ کو

شرف عظیم حاصل ہو پھر ایسے وقت میں کہ قرن کا کس کام نہیں جو انکار کا دم مارے ۵
 نوبت سعدی کہ مبادا کھن شرم ندرے کہ مجھے سمن
 مولانا کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک فتویٰ مورخہ جمادی اولیٰ ۱۰۳۵ ہجری میں پاس موجود ہے
 تحریر فرماتے ہیں۔ ذکر مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک فرد فرد افراد و عطا سے اگر بدایا جائے
 اور منکرات شرعیہ و خصایص غریبہ سے غالی ہو تو محسن پر موجب زائد ثواب ہو سیوطی اور ابن حجر
 ابن حجر عسقلانی اور ابوشامہ اور قسطلانی اور زر قانی وغیرہ نے تصریح اس کی کی ہے اور اول حدیث
 ذکر مولانا نے تحریر کیا مگر علماء جو بعد ان کے آئے انھوں نے انکار و بوجہ اس کو دیا فخر اہم اللہ جزا خیر
 انتہی۔ مولانا ایسی فصاحت و بلاغت سے بیان کو دکھاتے ہیں کہ اشارہ اللہ ماشاء اللہ جسے آباد
 کو کہن بدین نق افروز تھے مجلس میں ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہوا تھا ہر وقت صد صل علی صل علی آتی تھی
 جب تک لکھنویں تشریف لے جاتے ہیں اکثر مجالس میں آپ بیان فرماتے ہیں۔ فباک اللہ تعالیٰ فی عمرہ۔
 اس محل پر ہم جناب لانا محمد عبدالقادر دہلوی نے سلمہ اللہ تعالیٰ کو نہیں سمجھتے جب ہندوستان میں کچھ بچہ
 بچیل جلا مولوی مظہر کریم حرم نے مجموعہ غایۃ المرام فی تحقیق المولد والقیام چھپوایا حضرت مولانا
 شاہ سلاست اللہ دہلوی نے اس پر اسرار کلام فی اثبات المولد والقیام کی تصنیف میں اپنا
 بے بہا وقت صرف کیا علماء لکھنویہ اللہ شانہم نے جواب ہفتہ شائع کیا۔ بھرتکار کی
 آگ بھڑک اٹھی منکرین نے متعدد رسالہ جہاں کہے شہر کیے بچھڑ لانا محمد عبدالقادر صاحب کا کام تھا
 جنھوں نے اپنی اتنی تحقیقات اس حوالہ کو بچھا یا منکرین سے فارغ خطی لکھوالی مولانا اپنا
 تمام وقت مخالفت کے شہادت کے جواب میں صرف فرماتے ہیں فجاہا اللہ تعالیٰ خیر انجزا۔
 اگرچہ ہونے پر بھی بہت کچھ کہنا تھا لیکن آپ کی عاقبت اس سال کو تمام کیا جاتا ہوں
 کم گو سمن کہ خاطر دلدار نازک ست بار گہر نمی کشد این تار نازک ست
 خداوند کریم بقصد انبی غنایہ اس کی یہی مشکو فرمے۔ اور مجھے اپنے حبیب کے کفر بن و انجمن خود کا
 خشیمش یک نظر کافی ہو لیکن جو می نیم کجا این دل کہ من دارم قبول آن نظر شد

سلام بر حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ الی یوم القیام

نثار سر سید مرسلان	سلام امیر خدائے زمین و زمان
نثار سر حیات بنغیب ری	سلام مسلسل چو زلف بر ہی
فداے جناب شہ کائنات	سلام امیر صفائے آب حیات
سلام امیر شب افروز چرخ بلند	سلام امیر دواے دل و دہند
سلام امیر سحائے دل خستگان	سلام امیر شفا بخش دردناں
سلام امیر نسیم ہزار صفا	سلام امیر گل گلشن صطفیٰ
سلام امیر کلین دل عاشقان	سلام امیر فخر کردہ لامکان
سلام امیر مرے تم شفیع گناہ	سلام امیر خدا سے میرے غرضخواہ
مرے روح پرور مے و لنواز	سلام امیر مرے درد کے چارہ سنا
مرے بندہ پرور مرے پادشاہ	سلام امیر رسول فلک بارگاہ
کریم ابراہیم بیل اشیم	سلام امیر سحاب مطہر کرم
نبی البرا یا شفیع الاعم	سلام امیر تجلی نوری تدم
قسیم حسیم نسیم و سیم	سلام امیر حبیب خدا کے علیم
شفیع مطاع رؤف حسیم	سلام امیر شہ روز مہید و بیم
سراج نبی بشیر نذیر	سلام امیر رسول خدا کے کبیر
حسین جمیل صبیح ملیح	سلام امیر نبی بلخ و فصیح
حبیب حبیل خلیل کریم	سلام امیر وکیل رہہ مستقیم
نقی نقی صفی و فی	سلام امیر امام نبی و ولی
سلام امیر سر سملین السلام	سلام امیر در تاج دین السلام
سلام امیر مرے مقتدا السلام	سلام امیر مرے پیشوا السلام

سلام امی حبیب خدا سلام
سلام امی دل عاشق خستہ دل
مئی عشق سے اپنے سہارا کر
یہین ویسا رو درون و برون
کروں جس طرف چشم نمناک دا
ترپ کر نہ حسرت سے ہرگز مرون
لحد تک تمھاری محبت کے ساتھ
یہ جلوے تمھارے جو گھرے رہیں
وہاں بھی ہوں میں محبت میں چور
لیٹ جاؤں بس دامن پا کے
رہے آپ کا جلوہ نظر
علیک الصلوٰۃ امی بنی الورا

سلام امی حبیب خدا سلام
سلام امی دل عاشق خستہ دل
مئی عشق سے اپنے سہارا کر
یہین ویسا رو درون و برون
کروں جس طرف چشم نمناک دا
ترپ کر نہ حسرت سے ہرگز مرون
لحد تک تمھاری محبت کے ساتھ
یہ جلوے تمھارے جو گھرے رہیں
وہاں بھی ہوں میں محبت میں چور
لیٹ جاؤں بس دامن پا کے
رہے آپ کا جلوہ نظر
علیک الصلوٰۃ امی بنی الورا

الرسالۃ

تقریظ مولوی محمد اسعد صاحب سکندر پوری

اگہی تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں تو نے مجھے بدعت و شرک سے بچایا۔
اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا کفنش بردار بنایا۔
جکی اطاعت تیری محبت ہے۔ اور جنکی فرمان برداری عین عبادت ہے۔ بعد ازین
فقیر حقیر محمد اسعد سکندر پوری ارباب دین و اصحاب یقین کی خدمات
عالیات میں عرض کرتا ہوں کہ اس زمانہ میں جس قدر مجلس میلاد و کارواج
بڑھتا جاتا ہے منکرین ملتے ہیں۔ ذکر مبارک کو سن سن کر ایمان دین کے قلوب

قاسیہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں۔ جب سنتے ہیں کہ آج مسلمانوں کے
 مجمع میں آپ کی ولادت باسعادت کا مذکور رہی آگ گبولا ہو جاتے ہیں۔
 آتش غیظ و غضب میں جل بھن کر ہزاروں گالیان سناتے ہیں۔
 جب حامی دین ظل اللہ فی الارضین سلطان ابن السلطان و خاقان
 ابن الخاقان حضرت مولانا سلطان عبدالحمید خان اوام اللہ سلطنت کی
 مجلس میلاد کی دھوم دھام سن پاتے ہیں۔ دل افسردہ خاطر پرمردہ سے
 آہ کھینچ کر روتی صورت بناتے ہیں۔ جب مکہ معظمہ مدینہ مطہرہ اوجہا اللہ تعالیٰ
 شرفاً و تعظیماً کے مجالس میلاد کا مذکور ہوتا ہے۔ دل پاش پاش کلیجہ میں
 ناسور ہوتا ہے۔ کبھی ان بلا و طیبہ کی توہین کی جاتی ہے۔ کبھی محمدؐ میں اکابر
 دین رضی اللہ عنہم و رضو عنہ کی خبر لی جاتی ہے۔ خصوصاً جسے منکرین بلا و
 محترمہ سے نکالے گئے۔ منکرین کی طرف سے مجلس میلاد میں رسالے پر
 رسالے چھپنے شروع ہوئے۔ مگر الحمد للہ مسلمانوں نے جواب ترک کی تبرکی دیا۔
 ختم شو کہ رعبانہ میں مقابلہ کیا۔ کوئی رسالہ منکرین کا ایسا نہ ہوگا جس کا جواب نہ دیا گیا۔
 کوئی منکر ایسا نہیں جس کا مقابلہ نہ کیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیے جب سالہ مرتہ السنۃ السنیۃ
 لرؤیۃ قبح مجلس المولود یہ جناب مستطاب علی القاب متبع سنت سید المرسلین الامم کلین
 حضرت مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری کی نظر سے گذرا باوجود ضیق فرصت
 کے چند روز میں اس کا جواب صواب تحریر فرمایا۔ اور اعلاء حکمت اللہ کے
 لیے مطبع مصطفائی میں باہتمام خان والا شان جناب محمد عبدالواحد خان
 سلمہ اللہ المنان چھپوایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء بحرمۃ سید الانبیاء۔ کہان
 میں مشتاقین ذکر نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم بسم اللہ تشریف لائیں اور
 اس رسالہ ملکوئی کو ابتدا سے انتہا تک شوق سے ملاحظہ فرمائیں *

قطعه تاریخ طبع از مولوی ولی الحسنین صاحب سکندر پوری

گشت تصنیف بہ میلاد نبی نقطہ اش غیرت عقد پروین فکر کردم پئے سال طبعش	این کتابی کہ نہ دیدست و نشنید صفحہ اش شک ضیاء خورشید گفت دل فتنہ عالم خوابید ۱۲۹۹ھ
---	---

قطعه تاریخ طبع از مولوی وصی الحسنین صاحب سکندر پوری

وہ چہ خوش گشت کتابی مطبوع گشت منظور چو سال طبعش سرا عدد ابرید و نہ نمود	کہ بہ توصیف قلم شد قاصر ہاقت غیب بہن گشت نہاں این کتابی ست عجیب و نادر ۱۲۹۹ھ
---	---

قطعه تاریخ طبع از شیخ محمد عبدالعزیز صاحب سکندر پوری

یہ اوس تحریر کا ہی حق تحریر لکھائے بھی سال طبع او کا	جو ہی تر و دید کو دنیا میں موضوع کلام مستند تالیف و مطبوع ۱۲۹۹ھ
---	---

قطعه تاریخ طبع از شیخ محمد عبدالاحد صاحب سکندر پوری

جواب میں یہ رسالہ تو لا جواب ہوا سروش غیب نے تاریخ طبع مجھ سے کہی	نہیں زبان وہ قلم میں کہ کیجئے تعریف وکیل احمد کیتاے عصر کی تصنیف ۱۲۹۹ھ
--	--

قطعه تاریخ طبع از حکیم محمد عبدالقدوس صاحب سکندر پوری

فاضل اکمل وکیل احمد کہ ہست	نزد و مانند شن نیابی بر زمین
----------------------------	------------------------------

گفت رشک بہ چاروش کتاب	از منور گشت ایوان حسین
از سر انصاف گفت ام طیب	سلک گو ہر زیر ہر ہر سطر این

قطعہ تاریخ طبع از شیخ محمد ظہور احسن صاحب سکندر پوری

سنکر کے رو میں یہ جو رسالہ لکھا گیا	لاریب لاجواب ہر بیشک ہر بیشال
تاریخ طبع کی جو ہوئی فکر طبع کو	تروید ہر نفیس نہایت لکھا یہ سال

قطعہ تاریخ طبع از مولوی محمد سعد صاحب سکندر پوری

وجہ عصہ حکیم وکیل احمد نے	جو از مجلس میلاد کی لکھی ہو دلیل
عجب کتاب ہر کتنے بین دیکھ سنکر	کہ سنکرون کو اب انکار کی نہیں یہ دلیل
عبث بڑے بین تعصب بین حق یہ ہونا	ہر ایک بات کو اب ان لیجیے بے دلیل
یہ سال طبع لکھا میں رو جو جس سے	سخن شناس کے آگے جواب ہو یہ دلیل

قطعہ تاریخ از غنشی غلام محمد غوث صاحب المتخلص بنیر
برادر زادہ قاضی ار قضا علی حسن مرحوم

بمیدان روان فضیلت آب	کسیت سلم را خوشا بر جہانہ
چہ تصنیف کردست نادر کتاب	بسانتہ دین احمد نشانہ
کتابے کہ از منصفین جہان	پسند شش نمودہ ہر انکس کہ خواند
ہر تر وید اقوال اہل غلات	چہا دعوی حق بکری نشاند
جو ہر دوم پے سنکر تاریخ او	کہ از غیب ہاتھ سنش این بیانہ
بقطع سراہل انکار گفت	ہر دست زمین پاوگار تو مانہ

قطعہ تاریخ طبع اشعخ محمد وجہ صاحب سکنہ روپری

برجستہ بہر منکر میلا و این کتاب
فوق رنگ منکرین ز من شد بدین جواب
۱۲۹۹ھ

چون در جو از مجلس میلا و شد رقم
تاریخ طبع فکر نمودم سر و شگفت

غزل نعتیہ از مولوی وصی اسنیں صاحب سکنہ روپری

فردی کہ بیت ابروے جناب مصطفیٰ
تختہ فردوس ہو کوے جناب مصطفیٰ
کعبہ ایمان ہو ابروے جناب مصطفیٰ
چل دل یوانہ چل سوے جناب مصطفیٰ
کون دکھ لائے بہن سوے جناب مصطفیٰ
کوثر تسنیم ہو جوے جناب مصطفیٰ
جان نکلے دکھ کر دے جناب مصطفیٰ

مطلع انوار ہو روے جناب مصطفیٰ
کیا شمیم جان فراہی ہر طرف بھلی ہوئی
ہو ہی محراب طاعت کیون ہم سجد کرین
ہند میں کب تک تھی آوارگی سرکشلی
کسکی منت کیجھے کسکے تصدق پہ جیسے
تشنہ کامی قیامت میں محبوب کے لیے
اوصی درگاہ باری میں ہی کھناؤ

غزل نعتیہ از مولانا حکیم محمد عبد العیلم صاحب سکنہ روپری مختصر آبی

مشعل مسیح لاکھون ہیں ہمارے مصطفیٰ
ہر برق طور گرمی بازار مصطفیٰ
انکھیں وہی جو دیکھی ہوں دیدار مصطفیٰ
نالان نہ کیوں ہوں بلبل گلزار مصطفیٰ
ہر جزو کل ہے مظهر انوار مصطفیٰ
گو یا خدا کی بات ہے گرفتار مصطفیٰ

یوسف سے سیکڑن ہیں خریدار مصطفیٰ
موسیٰ کی طرح غش ہیں خریدار مصطفیٰ
بسکان وہ سنے ہوں جو گفتار مصطفیٰ
پیش نظر نہیں گل زخسار مصطفیٰ
جو ذرہ ہے وہ مشرق خورشید حشر ہو
جو حامل حدیث ہوا جبریل ہو

اپنا ظہور خاص ہی اظہارِ مصطفیٰ
 گھیرے ہوا ہی جلوہ الوارِ مصطفیٰ
 ہی نورِ غیبِ طرہ دستارِ مصطفیٰ
 بازارِ حشر میں ہوں خریدارِ مصطفیٰ
 امی آبروئے شعلہ رخسارِ مصطفیٰ
 جب آنکھوں پر ہو پردہ انکارِ مصطفیٰ
 ہر گوشہ کھد میں ہو الوارِ مصطفیٰ
 ہی اہل صحو حافط اسرارِ مصطفیٰ
 اچھا وہی ہو جو کہ ہو بیارِ مصطفیٰ
 اسی ہی بے بس گل رخسارِ مصطفیٰ

اب ہر کسی کی کمان آنکھیں اٹھاتی
 اپنی نظر میں آپ در آنا محال ہی
 کیا سربلند آپ کو اللہ نے کیا
 پوچھی تو غیر لفظ گنہ ہاتھ میں نہیں
 جل بھن کے خاک ہوئے ولین ہوئے
 ممکن نہیں کہ شاہدِ وحدت ہوں جلوہ گر
 تار کی کھد سے دھلتے ہیں عمر بھر
 حال درون پردہ زرنندانِ شمس
 اکثر زبان نرگس گلشن سے یہ سنا
 قابلِ درود پڑھنے کے ہیں اوسکے چہرے

ولہ

کمان سنبھل کمان ہوئے محمدؐ
 رچی ہوئے گیسوئے محمدؐ
 شہید تیغ ابروئے محمدؐ
 نسیم گلشن کوئے محمدؐ
 خدا سے ملتی ہوئے محمدؐ
 ہو دل ہی میں نہ کوئے محمدؐ
 کھچا جاتا ہو دل ہوئے محمدؐ
 قتیل چشمِ جادوئے محمدؐ

کمان گل ہی کمان ہوئے محمدؐ
 دل صد جاک میں مانندِ شانہ
 شہادت گاہ کو فردوس سمجھا
 دم جان بخش عجزِ سیجا
 ہو کیا رحم و کرم بندوں پر اپنے
 نہ چھانی شست خاک اپنی کسی نے
 ہی عالم آہن و آہن ربا کا
 حیات جادو دان پاتا ہو اسی

ولہ

سیر زلفِ خمدارِ محمدؐ

دل شیدا ہو بیارِ محمدؐ

جو داغ دل ہی چشم آرزو ہی
غریب مصر دل کہتے ہیں او کو
اگر وہ سنے زندہ ہو مین
بچھا جاتا ہو دل قدموں نیچے
سدا جسکو ہمارے خزان ہی
وہ منع آئے جان آنکھیں جہنم
گھلے تک تیرے فراق سے باز
مدینہ ہو مرا مدفن آہی
خریداران یوسف کا ہر دل سرد
محمد بین خدا کے عاشق زار
پھر آئے دم میں عرش کبریا
نہیں اپنے گناہوں کا مجھے غم

غضب ہی شوق دیدار محمد
ہی یوسف بھی خریدار محمد
وہ عیسیٰ ہی گفتار محمد
یہ ہی انداز رفتار محمد
وہ ہیں گھلاے خضار محمد
خدا دکھلاے دیدار محمد
علیل چشم بیمار محمد
رہوں میں زیر دیوار محمد
یہ ہی گرمی بازار محمد
خدا ہی عاشق زار محمد
یہ ہی عجز رفتار محمد
میں آہی ہوں گناہگار محمد

خاطر

تبرج

بعد حمد و ثناء متواضع و مشکوٰۃ احسان بیان کاثر خداوند کریم رب العالمین و نسبت مع خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ علی آلہ و اصحابہ الطہرین کے چونکہ اس کتاب پر فقہ و فساد میں کہ شریعت محمدیہ کو
ہر شخص چاہتا ہے کہ ایک کیا طریقہ درویشی اپنی خواہش موافق نکال کے بگاڑے اور بیچاروں عوام کو
راہ راست منت جماعت سے بکاڑے اور بے راہ کسے خصوصاً فرقہ و بابیہ لہذا ان دونوں رو میں
ایسے لوگوں کے ایک سا کہ نام و سکا سچے تصدیق تالیف حکیم مولوی کمال احمد صاحب کتبہ مفسر
اور وزیر مطبع مصطفائی مدین واقع محلہ ٹونگڑیہ لکھری روانہ من جلات شہر لکھنؤ ہر باہتمام
عبدالواحد خان تاج انیسویں ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۹ ہجری نبوی علی صاحبہا
الصلوٰۃ و السلام الی یوم القیام جمعہ پکریار اور شائع ہوا